

وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةً قَالُوا إِنَّنَّا نُؤْمِنُ بِهَا مَثُلَّ مَا أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ أَعْلَمُ حَيْثُ يَعْلَمُ
سَيِّئِيَّبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارًا عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ إِمَّا كَانُوا يَمْنَكُرُونَ (انعام - ١٢٥)

اور جب اُنکے پاس کوئی نشان آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک ہمیں ویسا ہی (نشان) نہ دیا جائے جیسا کہ پہلے رسولوں کو دیا گیا تھا۔ اللہ سب سے بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کا انتخاب کہاں سے کرے؟ وہ لوگ جو جرم کرتے ہیں انہیں اللہ کی طرف سے ضرور ذلت پہنچے گی اور اپنی مکاریوں کی پاداش میں وہ ایک سخت عذاب سے بھی دوچار ہونگے۔

احمد یہ قبرستان کے ایک طاعونی چوہے کی شنجیاں اور بیہودہ گویاں

مولانا فضیل ایاز احمد صاحب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مورخہ ۷ رماں ۱۴۰۲ء کو آپ کا خط ملا اور آپ نے اپنے خط میں خاکسار کے خلاف جس قسم کی بذببی، بے بنیاد دعاوی اور دل آزار باتیں کر کے اپنے اندر کی بھٹڑاس نکالی ہے۔ وہ سب کچھ خاکسار نے پڑھ لیا ہے اور دیگر قارئین بھی اس مضمون کے آخر پر پڑھ لیں گے جس نام نہاد مذہبی ادارے سے آپ ایسے شاہ دولہ کے چوہے بلکہ طاعونی چوہے تیار ہوتے ہوں۔ ایسے مفلوک الحال اور ذہنی مفلوج لوگوں کی زبان سے کوئی معقول یا کوئی ڈھنگ کی علمی بات سننا مشکل ہے۔ معاف کرنا مولانا صاحب۔ طاعونی چوہے کا لقب آپ کو خاکسار نہیں دے رہا بلکہ یہ لقب تمہارے خود ساختہ اور نام نہاد جھوٹے مصلح موعود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے تم لوگوں کو دے رکھا ہے۔ میں نے آپ کی اوقات آپ کو دکھانے کیلئے صرف اس لقب کا یہاں ذکر کیا ہے۔ اسکی تفصیل آپ خاکسار کے مورخہ ۸ ربیو ۱۴۰۲ء کے خط ہے جمعہ میں ۳۶ منٹ ۲۳ سینٹ سے آگے سن سکتے ہیں:-

خطبہ جمعہ مورخہ ۸ ربیو ۱۴۰۲ء۔ ”خود ساختہ فضل عمر خلیفہ ثانی کی مکروفریب کاریاں“

مزید برآں آپ کو ۲۰ ربیو ۱۴۰۲ء کی الہامی پیشگوئی کی حقیقت کا کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی احمد یہ قبرستان کے جامعہ میں اس قسم کے علمی موضوعات پر کچھ پڑھایا جاتا ہے اس ڈر سے کہ کہیں آپ لوگوں کے بند دماغ ہی نہ کھل جائیں۔ آپ کی بذببی اور بیہودہ گوئی کا جواب دینے اور آپ کی علمی اوقات دکھانے سے پہلے خاکسار آپ کی بند آنکھیں کھولنے کیلئے پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا چاہتا ہے۔ اس امید کیسا تھکہ ہو سکتا ہے شاید آپ کے بند اور مفلوج ذہنوں کو تھوڑی بہت ہوا لگ جائے۔ گرتوں افتادہ ہے عز و شرف مولانا فضیل عیاض احمد صاحب اور دیگر قارئین کرام۔ جاننا چاہیے کہ کسی علمی راز کی سمجھ انہیں آیا کرتی ہے جو سمجھنا چاہیں اور ہدایت انہیں ملا کرتی ہے جو ہدایت کے طالب اور متنلاشی ہوں۔ جو سمجھنا نہ چاہیں اور جنہیں ہدایت کی خواہش نہ ہو تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا عظیم کلام قرآن کریم بھی نہ سمجھا سکتا ہے اور نہ ہی انہیں ہدایت دے سکتا ہے۔ میں مولانا صاحب اور دیگر قارئین کرام سے درخواست کروں گا کہ وہ خاکسار کے اس مضمون کو شروع سے لے کر آخر تک حضرت احمد علیہ السلام کی درج ذیل نصیحت کی روشنی میں پڑھیں۔ اگر وہ اس مضمون کو حضور

کی نصیحت کی روشنی میں پڑھیں گے تو مجھے امید ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت آپ سب پر مکمل طور پر عیاں ہو جائے گی لیکن خالی الذهن ہو کر تقویٰ کیسا تھکسی اختلافی نقطہ نظر کو پڑھنا، ہے بہت مشکل۔ حضرت احمد العلیٰ بن میر فرماتے ہیں:-

”اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذهن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اُس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنْتَوَأَسَے یہ نہیں چاہیے کہ سُنْتَهی ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فلکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو منظر کھکھ رکھنے والی میں اس پر سوچے۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۷)

مولانا صاحب کو واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملهم کو ایک نشان رحمت کی بشارت بخشنی تھی۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔

(اولاً) ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موفق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاوں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پورا اور لوڈھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی لکیڈ تجھے ملتی ہے۔“

(ثانیاً) اور یہ بھی واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے دو (۲) وجودوں کی بشارتوں کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ ”سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔“

اب ان دونوں وجودوں (یعنی وجیہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) میں سے وہ کوں سا وجود ہے جس کو ہم نے مصلح موعود فرمایا تھا؟؟؟ پیشگوئی کے الہامی الفاظ سے ظاہر ہے کہ جس وجود کو ہم نے مصلح موعود فرمایا تھا وہ نشان رحمت ہے۔ اور یہ الہامی پیشگوئی اولاً اور اصلًا اسی وجود کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ یا میں کہہ سکتا ہوں کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مرکزی کردار زکی غلام ہے۔ اب حل طلب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالادنوں وجودوں (لڑکے اور غلام) میں سے کونسا وجود نشان رحمت ہے؟ جو وجود نشان رحمت ہو گا اُسے ہی ملہم نے مصلح موعود فرمایا تھا۔

خاکسار آپ کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ مذکورہ دونوں وجودوں میں سے زکی غلام نشان رحمت تھا نہ کہ وجیہ اور پاک لڑکا۔ اور خاکسار آپ کے اور احمد یہ قبرستان میں دبے پڑے دیگر مددوں کے آگے اسکے ثبوت کے طور پر سورۃ مریم کی آیات ۷۱ تا ۷۲ پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔

”وَإِذْ كُرِّرَ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمٌ إِذَا نَتَبَذَّلَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرُّ قِيَّاً ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحًا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهْبَطَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنِّي يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ أُكُنْ بِغَيْرِي ۝ قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىٰ

هِيَنِ وَلَنْجَعَلَهُ آيَةً لِّلَّتَائِسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ ”(مریم۔ ۷۶ اتنا ۲۲)

ترجمہ اور کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھروالوں سے جدا ہو کر جانب مشرق ایک جگہ چلی گئی۔ پس اُس نے اپنے اور انکے درمیان ایک حجاب حائل کر دیا۔ تب ہم نے اُس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور اُس نے اُس کیلئے ایک مناسب بشر کا تمثیل اختیار کر لیا۔ اُس (مریم) نے کہا میں تجھے سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو تقویٰ شعار ہے۔ (فرشتہ نے) کہا میں تو صرف تیرے رب کا بھیجا ہوا پیغام بر ہوں تاکہ میں تجھے ایک زکی (پاک اور نیک) غلام دوں۔ (مریم نے) کہا میرے ہاں غلام کہاں سے ہو گا حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھووا۔ اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا بھی نہیں ہوئی۔ (فرشتہ نے) کہا اسی طرح ہے تیرے رب نے یہ کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تاکہ اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سورۃ مریم کی مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ فرشتہ کے ذریعہ حضرت مریم علیہ السلام کو ایک **غُلَمًا زَكِيًّا** یعنی ایک زکی غلام کی بشارت دی تھی۔ اس زکی غلام کو **رَحْمَةً مِّنَا** فرمایا کہ اسے اپنی رحمت کا نشان قرار دیا تھا۔ اور اسی زکی غلام کی بشارت کے سلسلہ میں فرمایا تھا کہ **وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا** یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ۲۰ رفروری ۱۸۸۴ء کی الہامی پیشگوئی میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؓ (غلام مسیح الزماں۔ صفحات ۳۲، ۳۳) کو بھی موسوی مریم کی طرح ایک رحمت کے نشان کی بشارت بخشی تھی۔ اور یہ نشان رحمت ہی زکی غلام ہے اور سورۃ مریم کی طرح الہامی پیشگوئی کا اختتام بھی **وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا** کے الہامی الفاظ پر ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ۲۰ رفروری ۱۸۸۴ء کی الہامی پیشگوئی میں فرماتا ہے۔ خدا نے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاوں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پورا اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجھے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیسا تھا آجائے اور باطل اپنی تمام خوستوں کیسا تھا بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لا سکیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تنذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ **ایک زکی غلام** (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ

رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُسکے ساتھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کیسا تھا آئیگا۔ وہ صاحب شکوه اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حليم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پڑ کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنیو والا ہوگا۔ (اُسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند ولبدنگرامی ارجمند۔ مَظَهِرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظَهِرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءُ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاوَاتِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسُوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی زستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا۔“ (اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء)

مولانا فضیل ایاز صاحب کی راہنمائی اور آفادہ عام کیلئے الہامی پیشگوئی کا تجربی۔۔۔ مولانا صاحب کو یاد رہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت میں امام مہدی کے ظہور اور مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی پیشگوئیاں فرمائی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام پر ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی جو الہامی پیشگوئی نازل فرمائی تھی۔ یہ الہامی پیشگوئی اولاً اور اصلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کے متعلق تھی لیکن اسی الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملهم کو بطور فرع یا بطور ضمنی پیشگوئی ایک لڑکے کی بھی بشارت دی ہے۔ واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود چار حصوں (parts) پر مشتمل ہے جو کہ اس طرح ہیں۔

حصہ اول یعنی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے زکی غلام (مسیح عیسیٰ ابن مریم) کا بطور نشان رحمت ذکر فرمایا ہے اور پھر اُسے قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان اور فضل اور احسان کا نشان فرماتے ہوئے اُسے فتح اور ظفر کی کلید قرار دیا ہے۔ آگے پھر اللہ تعالیٰ نے اُسکی بعثت کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے ہوئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

حصہ دوم میں اللہ تعالیٰ نے وجیہ اور پاک لڑکے اور زکی غلام کی بشارات کا ذکر فرمایا ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- ”سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔“

حصہ سوم میں اللہ تعالیٰ نے ضمنی الہامی پیشگوئی سے منغلاقہ پہلے نشان یعنی مبشر لڑکے کی خصوصیات کا مفصل ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- ”وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔“

حصہ چہارم میں پھر اللہ تعالیٰ نے زکی غلام (نشان رحمت) کی خصوصیات اور اُسکے مجوزہ کاموں کا ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے:- ”اُس کیستھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پڑ کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ **مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءُ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ**۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اللہ کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسروح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ **وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا**“

الہامی پیشگوئی زکی غلام مسح الزماں کے متعلق چند حقائق۔۔۔ اب ۲۰ فروری ۱۸۸۴ء کی الہامی پیشگوئی کے یہ اصل الفاظ ہیں اور اسی الہامی پیشگوئی کو جماعت احمدیہ میں پیشگوئی مصالح موعود کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ مصالح موعود کی اصطلاح الہامی نہیں ہے بلکہ ملهم نے موعود زکی غلام کو اپنے الفاظ میں یہ خطاب دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۴ء کی الہامی پیشگوئی میں اس موعود مصالح کیلئے نشان رحمت اور زکی غلام کے الفاظ استعمال فرمائے ہوئے ہیں۔ اس الہامی پیشگوئی زکی غلام مسح الزماں کے متعلق حقائق کیا ہیں؟؟ اس الہامی پیشگوئی سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ یہ حقائق درج ذیل ہیں:-

[پہلی حقیقت]۔۔۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۴ء کی الہامی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔ اس پیشگوئی میں حضور کو دو (۲) نشانوں یادو (۲) وجودوں کی بشارات دی گئی تھیں یعنی ایک نشان کو اللہ تعالیٰ نے وجیہہ اور پاک لڑکا قرار دیا ہے اور دوسرا نشان کو اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کا نام دیا ہے۔ مثلاً جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا (۲) ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔

[دوسری حقیقت]۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں وجیہہ اور پاک لڑکے کے متعلق بڑی وضاحت کیستھ یہ فرمادیا ہے کہ ”**وَهُوَ لَرُكَا تِيرَے هِيَ تِيرَمَ سَتِيرِي هِيَ ذَرِيتُ نُسْلَهُو گا**“، البتہ اللہ تعالیٰ نے لڑکے کی طرح زکی غلام کے متعلق کوئی وضاحت نہیں فرمائی کہ وہ کیا ہو گا اور کون ہو گا؟؟ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ بعد ازاں زکی غلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بالواسطہ اور حکیمانہ رنگ میں بہت کچھ بتا بھی دیا جس کا ذکر خاکسار بعد میں کرے گا۔

[تیسرا حقیقت]۔۔۔ زکی غلام کو ملہم نے اپنا جسمانی لڑکا خیال کرتے ہوئے اس کیستھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا ہے اور یہ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) الہامی لفظ نہیں ہے بلکہ ملہم کا زکی غلام کے متعلق اپنا قیاس اور اجتہاد تھا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر یہ دونوں وجود (لڑکا اور زکی غلام) اللہ تعالیٰ کے علم میں اور اُسکی رضا کے مطابق محمدی مریم کے جسمانی لڑکے ہوتے تو الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ زکی غلام کے بعد ”**وَلَرُكَا تِيرَے هِيَ تِيرَمَ سَتِيرِي هِيَ ذَرِيتُ نُسْلَهُو گا**“، فرمانے کی بجائے فرماتا کہ ”**وَهُوَ لَرُكَا تِيرَے هِيَ تِيرَمَ سَتِيرِي هِيَ ذَرِيتُ نُسْلَهُو گے**“۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ صرف لڑکے کے متعلق فرمادیا کہ ”وَلڑکا تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا۔“

[چھٹی حقیقت] ۔۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی میں زکی غلام کو ہی مصلح موعود فرمایا گیا ہے اور اسکے متعلق پیشگوئی ”میں تھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جتو نے مجھ سے مانگا۔۔۔ سے شروع ہو کر۔۔۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔۔۔ اور پھر اس کی ساتھ فضل ہے۔۔۔ سے شروع ہو کر۔۔۔ وَ كَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔“ آخرنک جاتی ہے۔ ان دونوں وجودوں (لڑکا اور زکی غلام) میں کون مصلح موعود ہے؟ سورۃ مریم اس سلسلہ میں کسی بھی حق کے متلاشی کیلئے بشرط تقویٰ کافی راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ جس کا خاکسار پہلے ذکر کر چکا ہے۔ اور یہ بھی واضح رہے اور اس کا ذکر خاکسار پہلے بھی کر چکا ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت، موعود زکی غلام کے حق میں ہے لیکن اسی الہامی پیشگوئی میں ”وجیہہ اور پاک لڑکا“ کی پیشگوئی بھی بطور فرع شامل ہے۔

[پانچویں حقیقت] ۔۔ اس الہامی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے ملہم کو اس بارے میں قطعاً کوئی خبر نہیں دی تھی کہ یہ ”وجیہہ اور پاک لڑکا“ اور یہ ”زکی غلام“ کب پیدا ہونگے؟ موعود لڑکے کے متعلق تو یہ آنڈر سٹوڈ (understood) تھا کہ وہ یا تو ملہم کی زندگی میں پیدا ہو جائے گا اور یا پھر اُسکی وفات کے ۹ ماہ تک ضرور اسکے گھر میں پیدا ہو جائے گا لیکن الہامی پیشگوئی کے الفاظ ہمیں بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملہم کو زکی غلام کی پیدائش کے حوالہ سے مکمل طور پر لاعلم رکھا تھا کہ وہ کون ہو گا اور کب پیدا ہو گا؟؟؟

[چھٹی حقیقت] ۔۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت میں موعود زکی غلام (مصلح موعود) کی پہچان کیلئے اللہ تعالیٰ نے درج ذیل الہامی الفاظ میں اُسکی علمی، قطعی اور مرکزی علامات اس طرح بیان فرمائی ہوئی ہیں:- ”وَ سُخْتَ ذَبِينَ وَ فَنِيمَ ہو گا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کر نیوا لا ہو گا (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلپند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَّاءِ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔“

مولانا فضیل ایاز صاحب:- مجھے اُمید ہے کہ الہامی پیشگوئی کے متعلق یہ جو چھ باتیں میں نے بطور حقائق لکھی ہیں جماعت احمدیہ میں کسی بھی صاحب علم، صاحب فکر اور صاحب نظر کو نہ ان میں کوئی شک ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اعتراض۔ یہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی کے متعلق چھ حقائق ہیں جن سے انکار ممکن نہیں ہے اور اُمید ہے آپ بھی ان سے اتفاق کریں گے۔

[ساتویں حقیقت] ۔۔ ان چھ (۶) حقائق کے علاوہ ایک ساتویں حقیقت یہ بھی پیش نظر کھنی چاہیے کہ نشان رحمت (زکی غلام) جس کے متعلق حضورؐ کا یہ اجتہادی خیال تھا کہ وہ آپ کا جسمانی لڑکا ہو گا۔ اس اجتہادی خیال کے مطابق پیدا ہونیوالے آپکے مزعومہ جسمانی لڑکے نے بھی حضورؐ کے بقول حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کی بجائے کسی اور پار ساطھ اور نیک سیرت تیسری الہامیہ کے بطن سے پیدا ہونا تھا۔ جیسا کہ حضورؐ کے درج ذیل خط سے ظاہر ہے۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی کے معاً بعد حضورؐ نے ایک کشف دیکھا تھا۔ ۸ رجب ۱۸۸۲ء کو ایک خط میں اس کشف کا ذکر کرتے ہوئے آپ حضرت مولوی نور الدینؓ صاحب سے فرماتے ہیں:-

”شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا۔ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین، کامل النظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اس کا نام

بیشتر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی الہیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جنابِ الہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پار ساطع اور نیک سیرت الہیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحبِ اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیئے گئے۔ تین ان میں سے تو آم کے تھے مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے۔ وہی مبارک لڑکا ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جب کہ ایک پار ساطع الہیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیئے گئے۔ جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ مگر میری دانست میں اس لڑکے کے تولد سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیسری شادی ہو جائے۔۔۔۔۔ ان دنوں میں اتفاقاً نئی شادی کیلئے دو (۲) شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب انکی نسبت استخارہ کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قسمت میں ذلت و متناجگی و بے عزتی ہے اور اس لاائق نہیں کہ تمہاری الہیہ ہوا اور دوسری کی نسبت اشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ صاحبِ صورت و صاحبِ سیرت لڑکا (موعود زکی غلام۔ نقل) جس کی بشارت دی گئی ہے وہ بر عایت مناسبت ظاہری الہیہ جمیلہ و پار ساطع سے پیدا ہو سکتا ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۴)

حضور علیہ السلام کے مذکورہ بالا خط سے درج ذیل تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(اولاً) آپ کا یہ خیال تھا یا آپ کو یہ امید لگی ہوئی تھی کہ خواب میں سبز رنگ کا بڑا پھل نشان رحمت (زکی غلام) آپ کا جسمانی بیٹا ہوگا۔

(ثانیاً) وہ جسمانی بیٹا حضرت اُم المؤمنین نصرت جہاں بیگم کے بطن میں سے نہیں ہوگا۔

(ثالثاً) یہ عنقریب مجھے ایک اور نکاح کرنا پڑے گا اور وہ زکی غلام یعنی مصلح موعود کسی پار ساطع مصلح موعود کی سیرت تیسری الہیہ میں سے ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہے ہیں کہ نشان رحمت (پس موعود، روحانی فرزند یا مصلح موعود) نصرت جہاں بیگم کی بجائے کسی تیسری الہیہ میں سے پیدا ہوگا۔ ازاں بعد یہ تیسری شادی [اس ضمن میں مزید تفصیل میرے مضمون نمبر ۳۲ حضرت مهدی و متیح موعود اور پیشگوئی محمدی بیگم میں پڑھی جاسکتی ہے] تو ہونہ سکی لیکن یہ زکی غلام یا نشان رحمت (مزعمہ جسمانی لڑکا یعنی مثلیل مبارک احمد) حضرت اُم المؤمنین نصرت جہاں بیگم کے بطن میں سے بھی پیدا نہ ہوا اور اسکی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔

زکی غلام (پس موعود یا مصلح موعود) کی پیدائش کے متعلق ملہم نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۲ء کو اپنے ایک اشتہار میں فرمایا تھا کہ۔۔۔ ”لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہِ الہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۱۳)

جاننا چاہیے کہ حضورؐ کے درج بالا الفاظ میں وعدہِ الہی سے قطعاً نو (۹) برس کا وعدہ مراد نہیں بلکہ اس سے مراد پیشگوئی مصلح موعود میں کیا ہوا۔ الہی وعدہ [میں] تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں

کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پورا اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور **فتح اور ظفر کی کلید** تجھے ملتی ہے۔۔۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ **وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا** [مراد ہے۔]

واضح ہے کہ اس موعود وجود کے نو (۹) برس میں پیدا ہونے کا خیال حضورؐ کا اپنا ذاتی اجتہاد تھا۔ اگر یہ موعود زکی غلام نو (۹) سالہ معیاد میں پیدا ہو گیا ہوتا تو پھر نو سال کے عرصہ یعنی ۲۲ ربماہ ۱۸۹۵ء کے بعد حضورؐ کی وفات تک زکی غلام کی بشارات کا سلسلہ ہرگز جاری نہ رہتا۔ اب تنقیح طلب امر یہ ہے کہ یہ موعود زکی غلام (اول) حضرت نصرت جہاں بیگمؓ کے بطن سے (ثانیاً) اور نو (۹) برس کے عرصہ میں پیدا ہوا یا نہیں اسکی تفصیل درج ذیل ہے۔

بیشراحمد اول کی پیدائش۔۔۔ مورخہ ۷ اگست ۱۸۸۱ء کے دن بیشراحمد اول پیدا ہوئے۔ حضورؐ اسکے متعلق اپنے اشتہار بنام ”**خوشخبری**“ میں فرماتے ہیں۔۔۔ ”اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کیلئے میں نے اشتہار ۸ را پر میں ۱۸۸۱ء میں پیشگوئی کی تھی اور اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہو تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائیگا۔ آج ۱۶ ربیع الدین ۱۴۰۰ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۸۸۱ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ **مولود مسعود** پیدا ہو گیا۔ فا الحمد للہ علی ذلک۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۲۱)

بیشراحمد اول کی وفات۔۔۔ ملهم نے بیشراحمد اول کی پیدائش پر اس لڑکے کو **مولود مسعود** کا نام دے کر اسے پیشگوئی مصلح موعود کے مصدقہ ہونے کا واضح اشارہ فرمادیا تھا لیکن رضاۓ الہی کے تحت یہ بچہ پندرہ (۱۵) ماہ زندہ رہ کر ۳ نومبر ۱۸۸۸ء کے دن فوت ہو گیا۔ چنانچہ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۸ء کو حضورؐ نے حضرت مولوی نور الدینؒ کو ایک خط لکھا۔ اس میں آپؐ فرماتے ہیں:-

”یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔ جو آسمان سے آتا ہے۔ یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روزہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ اور بعد کافقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخر تک اسکی تعریف ہے۔۔۔ میں ۲۰ فروری کی پیشگوئی۔۔۔ دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی جعلی سے ایک صحیحی گئی۔ اور پھر بعد میں الہام الہی نے اس علطی کو رفع کر دیا۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ / مکتوب ۳ ستمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؐ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۷۵)

اب متذکرہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ بیشراحمد اول کی وفات پر حضورؐ مجھے چکے تھے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دو پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ اب ہمیں حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ سے بخوبی علم ہو گیا ہے کہ مذکورہ الہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کی بشارتیں دی گئیں تھیں۔ الہامی پیشگوئی کے اس حصہ کہ۔۔۔ [وہ لڑکا تیرے ہی تھم سے تیری، ہی ذریت نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائل اور بیشراحمدی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے] کو حضورؐ نے بیشراحمد اول پر چسپاں فرمادیا تھا۔۔۔ [یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ

ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روزہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔ [

درج بالاحوالہ کے مطابق۔۔۔ آگے حضور فرماتے ہیں۔۔۔ { اور بعد کافقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اُسکی تعریف ہے۔ }

حضور کے فرمان کے مطابق زکی غلام یعنی مصلح موعود کے متعلق جو عبارت یا پیشگوئی ہے وہ اس فقرہ سے شروع ہوتی ہے۔۔۔ [اُس

کیسا تھے فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔۔۔۔۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔] (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۰)

ایک وضاحت۔ حضرت احمدؓ نے یہ جو فرمایا ہے کہ۔۔۔ ” اور بعد کافقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اُسکی تعریف ہے۔ ”

واضح رہے کہ حضورؐ کے فرمانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود یہاں سے شروع ہوتی ہے بلکہ حضورؐ کا مطلب ہے کہ الہامی

پیشگوئی میں مصلح موعود سے متعلقہ آخری اور چہارم حصہ جو کہ اُسکی صفات اور اغراض و مقاصد سے متعلق ہے وہ چہارم حصہ یہاں سے شروع

ہوتا ہے۔ جیسا کہ خاکسار گذشتہ سطور میں ”الہامی پیشگوئی کے تجزیہ“ کے ضمن میں وضاحت کرچکا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود تو ۲۰۰ رفروری

۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے پہلے فقرے یعنی ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔“ سے ہی

شروع ہو جاتی ہے۔

قارئین کرام:- اب ظاہر ہے الہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کا ہی ذکر ہے۔ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور دوسرا زکی غلام۔ وجیہہ اور

پاک لڑکا تو بشیر احمد اول کی شکل میں پیدا ہو کر پیشگوئی اور حضورؐ کے الفاظ کے مطابق دوبارہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔ اب پیچھے دوسرا

وجود یعنی زکی غلام رہ گیا تھا اور اسی کو حضورؐ نے مصلح موعود قرار دیا اور اسی کے متعلق آپ نے فرمایا تھا۔۔۔ { اور بعد کافقرہ مصلح موعود کی

طرف اشارہ ہے اور آخیر تک اُسکی تعریف ہے }۔

بشیر احمد اول کی وفات پر حضورؐ نے جو خط حضرت مولوی نور الدین ”کو لکھا تھا اس سے ثابت ہے کہ۔۔۔ ” وجیہہ اور پاک لڑکا“ سے متعلقہ

الہامی پیشگوئی کے ضمنی حصے کے مطابق بشیر احمد اول پیدا ہو کر اور پھر پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق مہمان کی طرح زندگی گزار کر آسمان کی

طرف اٹھا لیا گیا اور اس طرح مورخہ ۳ دسمبر ۸۸۶ء کو لکھے گئے اپنے خط کے مطابق۔۔۔ حضورؐ خیال فرمار ہے ہیں کہ موعود لڑکے سے

متعلقہ الہامی پیشگوئی کا فروعی یا ضمنی حصہ بشیر احمد اول کی پیدائش اور موت کے متعلق تھا اور بشیر احمد اول کی پیدائش اور موت کے بعد اب

یہ حصہ پورا ہو کر ختم ہو چکا ہے۔ اور اب الہامی پیشگوئی کا دوسرا اور مرکزی حصہ جو زکی غلام کے متعلق ہے وہ رہ گیا ہے۔ لیکن حضور ﷺ کے

پر جو مبشر کلام الہی نازل ہوتا رہا ہے اُسکی روشنی میں یہ معاملہ اس طرح نہیں ہے کیونکہ اُسکے مطابق اللہ تعالیٰ نے بشیر احمد اول کی وفات کے

بعد اُسکے مثیل کی خبر اور بشارت دے کر الہامی پیشگوئی کے وجیہہ اور پاک لڑکے سے متعلقہ فروعی حصے کو (جو ہم کے فہم کے مطابق پورا ہو کر

ختم ہو چکا تھا) آگے بشیر احمد اول کے مثیل کی طرف منتقل فرمادیا تھا جیسا کہ حضورؐ کے درج ذیل مبشر الہامی کلام سے ظاہر ہے۔

مثیل بشیر احمد اول کا وعدہ اور آزال بعد ایفائے عہد۔ خاکسار نے ”الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق چند حقائق“ کے ضمن میں

دوسری حقیقت یہ بیان کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ”وجیہہ اور پاک لڑکا“ کے متعلق بڑی وضاحت کیسا تھے فرمایا ہے کہ ”وہ لڑکا

تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا۔ اور جیسا کہ میں پہلے حضور کے الفاظ کے ساتھ یہ ثابت کر آیا ہوں کہ الہامی پیشگوئی کے اس حصے کا مصدق بیشراحمد اول تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی مخفی مقصد کی تکمیل کی خاطر بیشراحمد اول کو وفات دے کر اپنے پاس بلا لیا اور پھر حضور کو اسی وفات یافتہ بیشراحمد اول کے مثیل کی بشارت دیدی۔ جیسا کہ حضور سبز اشتہار میں فرماتے ہیں۔

(الف) ”اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بیشرا تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔ یَخْلُقُ مَا يَشَاءُ۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۔ مجموعہ اشتہارات جلد اصحح ۹ ۷ احاشیہ)

(ب) ”ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بیشیر کھا۔ چنانچہ فرمایا کہ ایک دوسرا بیشرا تمہیں دیا جائے گا یہ وہی بیشیر ہے جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ جس کی نسبت فرمایا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرانظیر ہوگا۔ یَخْلُقُ مَا يَشَاءُ۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۔ بحوالہ مکتب ۲۳ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ)

اسی سلسلے میں حضور اپنی کتاب سر الخلافہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

”إِنَّ لِي كَانَ إِبْنًا صَغِيرًا وَ كَانَ اسْمُهُ بَشِيرًا فَتَوَفَّ فَأُهُدِّي إِلَيْهِ الِّرِّضَاعَ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَ أَبْقَى لِلنَّذِينَ أُتْرُوا سُبْلَ التَّقْوَى وَ الْأَرْتِيَاعَ فَالْهُمَّ هُنَّ مِنْ رَبِّيٍّ إِنَّا تَرَدْدَدَ إِلَيْكَ تَفَضُّلًا عَلَيْكَ۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۰۔ روحانی خزانہ جلد ۸ صفحہ ۳۸۱) ترجمہ۔ میرا ایک لڑکا جس کا نام بیشراحمد تھا شیر خوارگی کے ایام میں فوت ہو گیا۔ اور حق یہ ہے کہ جن لوگوں نے تقویٰ اور خشیت الہی کے طریق کو اختیار کر لیا ہو انکی نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتی ہے۔ اس وقت مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ **هم محض اپنے فضل اور احسان سے وہ تجھے واپس دیں گے** (یعنی اُس کا مثیل عطا ہوگا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرا بیٹا عطا کیا)۔

مولانا فضیل ایاز صاحب اور دیگر قارئین کرام۔ چنانچہ اسی بشارت کے تحت اور اسی کے مطابق پھر مثیل بیشراحمد (اول) یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد پیدا ہو کر موعود وجیہہ اور پاک لڑکا سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے فروع یا ضمنی حصہ کے مصدق بنے ہیں۔ بطور خلیفہ ثانی ان کا باون (۵۲) سالہ دور خلافت اور اس دوران جماعتی ترقی اُنکے مثیل بیشراحمد اول ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں نہ کی زکی غلام یعنی مصلح موعود ہونے کا۔ اب سوال رہ جاتا ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے اصل مصدق نشان رحمت یعنی زکی غلام کا۔۔ اُس کا معاملہ کیا ہے؟ اب خاکسار انشاء اللہ تعالیٰ آگے اس کا ذکر کرے گا۔ **وَمَا تَوَفَّيَ قَبْلًا إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ**۔

سبز اشتہار کی حقیقت۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے نزول کے بعد حضور نے دونوں وجودوں (وجیہہ اور پاک لڑکا اور زکی غلام) کو ایک پیشگوئی یا ایک وجود سمجھتے ہوئے الہامی پیشگوئی کی اشاعت کے وقت زکی غلام کی ساتھ بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھ دیا تھا۔ اور بریکٹ میں لفظ (لڑکا) کے الفاظ حضور کے اپنے اجتہادی الفاظ ہیں نہ کہ الہامی۔ اب وجیہہ اور پاک لڑکا یعنی بیشراحمد اول کی وفات کے بعد بھی حضور زکی غلام کو اپنا لڑکا سمجھنے کے قیاس پر قائم رہتے ہوئے کیم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز اشتہار یعنی حقانی تقریر بررواق و وفات بیشیر میں فرماتے ہیں۔

(۱) ”اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحاںی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“ (سجز اشتہار تصنیف کیم دسپر ۱۸۸۸ء۔ روحاںی خزانہ جلد ۲ صفحہ ۳۶۳ حاشیہ)

ایسے سبز اشتہار میں آگے جا کر حاشیہ ہی میں حضرت احمد الغنیمؓ فرماتے ہیں:-

(۲) ”اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسروتوں کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیستھ فضل ہے جو اسکے آنے کیستھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوانا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمتِ الہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کیلئے بطور اہاص تھا اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔“ (ایضاً صفحہ ۷۶۲۔ ایضاً صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

سبز اشتہار کے حاشیہ میں مذکورہ بالا پہلے حوالے میں حضورؐ نے یہ جو فرمایا ہے کہ !!!!

[۱] سبز اشتہار کے متذکرہ بالا پہلے حوالے میں حضورؐ نے یہ جو فرمایا ہے کہ !!!!

{ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی }

اس ضمن میں عرض ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بلاشک و شبہ دو (۲) وجودوں کی بشارت دی گئی تھی یعنی ایک وجہہ اور پاک لڑکا اور دوسرا زکی غلام۔ زکی غلام جس کیستھ حضورؐ نے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا ہے اور جسے آپ نے مصلح موعود قرار دیا ہے وہ عملی طور پر حضورؐ کا صلبی یا جسمانی لڑکا ثابت نہیں ہوتا (اسکی تفصیل بعد میں آئیگی) بلکہ آپ کاروحاںی فرزند ثابت ہوتا ہے۔ ایسے ہی جیسے آپ یعنی حضرت مرزا غلام احمد الغنیمؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحاںی پسروتھے۔ لہذا حضورؐ کے کلام اور الہام میں تطبیق پیدا کرنے کی خاطر ہمارے لیے اسکے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ ہم یہ یقین کریں کہ حضورؐ کی دونوں سعید لڑکوں سے مراد ایک جسمانی لڑکا اور دوسرا روحاںی لڑکا تھی۔

[۲] اسی حوالے میں حضورؐ نے آگے یہ جو فرمایا ہے کہ ”اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“ الہامی پیشگوئی میں بعد کی یہ عبارت ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے!!۔ { اس کیستھ فضل ہے جو اسکے آنے کیستھ آئے گا۔۔۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا تک۔ }

الہامی پیشگوئی کے یہ الفاظ یا عبارت دراصل زکی غلام یعنی مصلح موعود کے متعلق ہے۔ اور حضورؐ نے یہ جو فرمایا ہے کہ ”اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے“ لگتا ہے کہ حضورؐ کے سبز اشتہار میں یہ الفاظ الہامی نہیں بلکہ آپ کا ذاتی اجتہاد تھے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بعد ازاں جب یہ دوسرابشیر یعنی بشیر الدین محمود احمد مورخہ ۱۲ رجبوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوتا ہے تو اس کی پیدائش کے موقعہ پر حضورؐ نے قطعی طور پر نہیں فرمایا تھا کہ! { یہی لڑکا مصلح موعود ہے }۔ اگر تو حضورؐ اس دوسرے بشیر کی پیدائش کے موقعہ پر یہ فرمادیتے کہ! { سبز اشتہار میں میں

نے یہ جو فرمایا تھا کہ ”اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔) اُس کے مطابق قطعی طور پر یہی لڑکا یعنی بشیر ثانی مصلح موعود ہے } تو پھر کوئی حضورؐ کے سبز اشتہار کے مذکورہ بالاقرہ کو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے پر موعود یا مصلح موعود ہونے کیلئے بطور جھٹ پیش کر سکتا تھا لیکن اگر بشیر ثانی کی پیدائش کے موقعہ پر بذات خود ملهم نے ہی یہ فرمائ کر کے!۔۔

{ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام با فعل م Hispan تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے }

اپنے سبز اشتہار کے بیان سے رجوع فرمالیا ہو تو پھر ملهم کے اپنے الفاظ ہی سے ثابت ہو گیا کہ سبز اشتہار کا آپکا بیان ”اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“ آپکا صرف ذاتی اجتہاد اور قیاس تھا کوئی الہامی بات نہیں تھی۔

[۳]۔۔ متذکرہ بالا سبز اشتہار کے حوالہ نمبر ۲ میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ!

”اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پرستوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیسا تھا فضل ہے جو اسکے آنے کیسا تھا آئے گا۔“

قارئین کرام کو اس بات کو بھی بھولنا نہیں چاہیے اور خاکسار اس کا پہلے بھی ذکر کر چکا ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود تو دراصل الہامی پیشگوئی کے پہلے فقرے۔۔۔ ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔۔۔“ سے ہی شروع ہو جاتی ہے لیکن۔۔۔ ”اس کیسا تھا فضل ہے جو اسکے آنے کیسا تھا آئے گا۔۔۔“ سے پیشگوئی مصلح موعود میں مصلح موعود سے متعلقہ آخری یا حصہ چہارم شروع ہوتا ہے۔ حضورؐ کی بات بھی بالکل صحیح ہے کیونکہ یہ الہامی پیشگوئی نشان رحمت دراصل مصلح موعود (زکی غلام) ہی کے متعلق ہے۔ اس عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے بطور فرع غمنی طور پر موعود لڑکے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے بطور فرع حضورؐ کے صلبی لڑکے کا ذکر کیوں فرمایا ہے؟ تو اس ضمن میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا اس لیے کیا ہے کیونکہ وہ آئندہ زمانہ میں بالعموم جماعت احمد یہ اور بالخصوص ملہم کی صلبی او لا دکی آزمائش کرنا چاہتا تھا۔

[۴]۔۔ اسی حوالے میں حضورؐ نے مصلح موعود کے بعض الہامی ناموں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً **فضل، محمود، بشیر ثانی اور فضل عمر** مصلح موعود کے الہامی نام ہیں۔ اگر حضورؐ نے ان الہامی ناموں میں سے کوئی الہامی نام بطور تفاؤل اپنے کسی لڑکے کا رکھا بھی ہو اور ساتھ یہ بھی فرمادیا ہو کہ۔۔۔ { اس لڑکے کا نام با فعل م Hispan تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے }

تو بھی وہ لڑکا (یعنی بشیر الدین محمود احمد) م Hispan بطور تفاؤل نام رکھے جانے سے نہ ہی **فضل عمر اور نہ ہی مصلح موعود بن** سکتا ہے، مزید برآں اگر اس (بشير الدین محمود احمد) کی پیدائش کے بعد حضورؐ نے اس لڑکے کے متعلق کوئی ایسا انکشاف (کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہے) نہ کیا ہو بلکہ

جو اکتشافات کیے ہوں وہ بشیر الدین محمود احمد کے مصلح موعود ہونے کی نفی کر رہے ہوں تو پھر وہ لڑکا خود بخود یا چاپلوں اور خوشنامندی مولویوں کے بنانے سے فضل عمر اور مصلح موعود کیسے بن سکتا تھا؟

[۵]--- یہ بھی واضح رہے کہ اگر بالفرض حضورؐ اپنے کسی لڑکے کا تفاؤل کے طور پر نام رکھنے کے بعد اس لڑکے (یعنی بشیر الدین محمود احمد) کے متعلق اپنی کسی تحریر میں یہ بھی فرمادیتے کہ--- {یہی لڑکا مولود مسعود، مولود موعود یا مصلح موعود ہے} --- تو پھر حضورؐ پر نازل ہونے والا مبشر الہامی کلام اگر حضورؐ کے اس فرمان کی نفی فرمارہوتا تب بھی ہوشمندی اور عقائدی کا تقاضا یہ تھا کہ ہم احمدی حضورؐ کے اجتہادی کلام کی بجائے حضورؐ کے الہامی کلام کی پیروی کرتے؟ کیونکہ حضورؐ نے اپنی تحریرات میں بارہ فرمایا ہے کہ میرا کہنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ایک برابر نہیں ہو سکتا۔ انسانی اجتہاد میں غلطی ممکن ہے لیکن کلام الہامی میں غلطی ہرگز ممکن نہیں ہو سکتی۔ مثال کے طور آپؐ فرماتے ہیں:-

(۱) ”اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کر لیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الہامی کا کیا قصور ہوگا۔ کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔“ روحانی خزانہ جلد ۳ صفحہ ۳۲۱

ایک اور جگہ پر آپؐ ارشاد فرماتے ہیں:-

(۲) ”اور یہ کہنا کہ اس لڑکے (بشیر احمد اول۔ ناقل) کو بھی مسعود کہا ہے۔ تو اے نا بکار مسعودوں کی اولاد مسعودی ہوتی ہے إلا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شکاوٹ اطوار کہتا ہے۔ کیا تمہارا یہی طریق ہے؟ اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں ہے۔ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔“ (جعیۃ اللہ) (مطبوعہ ۷۸۹ء) روحانی خزانہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)

(۳) --- ”ہاں اگر ہم نے محض اپنے اجتہاد سے یہ خیال کیا ہو کہ شاید یہی لڑکا مردان خدا میں سے ہوگا۔ تو یہ الہام الہامی پر الزام نہیں۔“ اپنی اجتہادی باتوں کو خطاط میں معصوم نہیں سمجھتے۔ ہمیں ملزم کرنے کیلئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے۔ اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہو جاتی ہے جس پر وہ فائم نہیں رکھے جاتے۔“ (تریاق القلوب۔ روحانی خزانہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۵۔ ۱۵۵)

(۴) ایک اور جگہ پر حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔--- ”آنبیاء اور ملئیمین صرف وحی کی سچائی کے ذمہ دار ہوتے ہیں اپنے اجتہاد کے کذب اور خلاف واقعہ نکلنے سے وہ ماخوذ نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ انکی اپنی رائے ہے نہ خدا کا کلام۔“ (اعجاز احمدی۔ روحانی خزانہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۵)

(۵) آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔--- ”مَا حَدَّثْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ فَهُوَ حَقٌّ وَمَا قُلْتُ فِيهِ مِنْ قِبْلٍ نَفْسِي“ (ترمذی۔ ابواب الصلوٰۃ۔ باب ما جاء في وصف حدیث نمبر ۱۱۰ الصلوٰۃ) فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُخْطَلٌ وَأُحْسَنُ۔ (نبراس شرح الشرح العقاائد النسفی ۲۹۲)، یعنی جوبات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہوں وہ حق ہے مگر جو اسکی تشریح میں اپنی طرف سے کروں اُسکے متعلق یاد رکھو کہ میں انسان ہوں۔ کبھی میرا خیال درست ہوگا اور کبھی نادرست۔ اسی طرح لکھا ہے:- ”إِنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ مَا قَدْ يَجْتَهِ هُدًى فَيَكُونُ خَطَأً“

(نبراس شرح العقاد للفسفی ۲۹۲) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دفعہ اپنی وجی کی تعبیر یا تشریح اپنی طرف سے فرماتے تھے تو بعض دفعہ غلط بھی ہوتی تھی۔“ (احمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۵۰)

(۲) حضورؐ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔ خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے مولانا صاحب اور قارئین کرام:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کے مذکورہ بالاقتباسات اور شعر سے دونتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(اولاً)۔ معتبر ہونے (authenticity) کے لحاظ سے ملهم کا اجتہادی کلام اور اس پر نازل ہونیوالا الہامی کلام دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ کلام الہامی ہر قسم کی غلطی سے پاک ہوتا ہے جبکہ آنبیاءؐ چونکہ بشر ہوتے ہیں الہذا اُنکے اپنے کلام میں اجتہادی غلطی واقع ہو سکتی ہے اور یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

(ثانیاً)۔ کسی نبی کے اجتہادی کلام اور اُسکے الہامی کلام میں اگر کوئی تضاد (contradiction) پیدا ہو جائے تو ہمیں ان دونوں کلاموں میں تطابق (likening) پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر ان میں تطابق پیدا نہ ہو سکے تو پھر ہمیں بہر حال نبی کے الہامی کلام یا وحی کی پیروی کرنی چاہیے۔ آئین اب ہم دوسرے بشیر یا بشیر ثانی صاحب کی پیدائش کا جائزہ لیتے ہیں۔

دوسرے بشیر یعنی بشیر ثانی صاحب کی پیدائش اور اشتہار تکمیل تبلیغ۔ واضح ہے کہ جب یہ دوسرے بشیر یا بشیر ثانی صاحب یعنی مثل بشیر احمد اول پیدا ہوا تو ۱۲ رجبوری ۸۸۹ء کے دن حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ نے ایک اشتہار بعنوان تکمیل تبلیغ شائع کیا۔ آپ ﷺ اس اشتہار کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:-

”آج ۱۲ رجبوری ۸۸۹ء میں بمقابلہ ۹ رجبادی الاول ۲۰۳ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تقاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل اکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور مکرم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہو گا۔“
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

مولانا صاحب:- اب حضورؐ کے مذکورہ الفاظ سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ سبز اشتہار میں حضورؐ نے یہ جو فرمایا تھا کہ ”اوہ اُسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔“ الہامی نہیں تھی بلکہ آپؐ کا محض اجتہاد تھا۔ اگر یہ الفاظ الہامی ہوتے تو حضورؐ اپنے سبز اشتہار کے بیان سے رجوع نہ فرماتے بلکہ مثل بشیر احمد اول (بشير الدین محمود احمد) کی پیدائش پر فرماتے کہ ”قطعی طور پر یہی لڑکا مولود مسعود یا مصلح موعود ہے،“ لیکن حضورؐ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ ”ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔“ مزید یہ بھی فرمایا کہ اس کا ”نام بالفعل محض تقاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل اکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔“

مولانا فضیل ایاز صاحب:- میرا یہ چلتی ہے کہ حضور نے اسکے بعد مرتضیٰ بشیر الدین محمود کے متعلق کسی جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ لڑکا مولود مسعود یا مصلح موعود ہے۔ اور اگر کوئی ایسا ثابت کر دے تو میں اُسے منہ مانگی انعامی رقم دینے کیلئے تیار ہوں۔ اگر کوئی ہے تو وہ میدان میں آئے؟؟
مولانا فضیل ایاز صاحب آپ کے پیٹی بھائی احمد یہ قبرستان کے مولویوں کی عجیب جعل سازی ۔۔۔ محمودی نظام جماعت کی نگرانی میں جو تذکرہ شائع کیا گیا ہے اس میں کسی خوشامدی اور مراعات یافتہ مولوی نے افراد جماعت کو عجیب دھوکہ دیا ہے۔ وہ تذکرہ میں سبز اشتہار کے یہ دونوں حوالے جو کہ میں پچھے درج کر آیا ہوں نقل کر کے نیچے حاشیہ میں پہلے اشتہار تکمیل تبلیغ کے حاشیہ والی عبارت درج کرتا ہے کہ ۔۔۔

”خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہارِ دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہارِ دسمبر ۱۸۸۹ء (سبز اشتہار۔ نقل) میں درج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مناطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ ادلوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیر انظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء میں بمقابلہ ۹ رب جمادی الاول ۶۳۱ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام با فعلِ محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاعِ دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا کا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور مکرم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ۔۔۔ اے فخرِ سل قربِ تعلم معلوم شد ۔۔۔ دیرآمدہ نے راہ دور آمدہ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پرس کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو توجہ نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ ورنہ وہ بفضلہ تعالیٰ دوسرے وقت پر آیے گا۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴)

[نون] میں نے عمداً اختصار کی بجائے تذکرہ میں درج کردہ یہاں پوری تحریر نقل کی ہے تاکہ کسی کے ذہن میں یہ خیال نہ گزرے کہ شاید چھوڑی گئی تحریر سے کچھ اور ثابت ہوتا ہو۔ اور پھر جھوٹ اور جعل سازی سے کام لیتے ہوئے اس پر تذکرہ کا مرتب مولوی یوں تبصرہ کرتا ہے:-

”اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصدق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایڈہ اللہ کوہی قرار دیا اور تفاؤل کے طور پر نام بھی بشیر الدین محمود رکھا مگر کامل انکشاف کے بعد صحیح اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۳ حاشیہ)
مرتب تذکرہ کا عجیب قسم کا تضاد ۔۔۔ میں یہاں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ مرتب تذکرہ صاحب کے ان الفاظ میں ہی تضاد ہے۔ اسکے یہ دونوں دعاویٰ ایک دوسرے کے نقیض ہیں۔ وہ اس طرح کہ اگر خلیفہ ثانی صاحب کی پیدائش کے موقعہ پر حضور نے

اُنہیں مصلح موعود قرار دے دیا تھا تو پھر آپؒ کو نہیں فرمانا چاہیے تھا کہ ”اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔“ اور اگر آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ”اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔“ تو اس کا صاف مطلب ہے کہ آپؒ نے دوسرے بشیر یعنی بشیر ثانی صاحب کی پیدائش کے موقع پر اُنہیں مصلح موعود قرار نہیں دیا تھا بلکہ محض تفاؤل کے طور پر صرف نام رکھا تھا۔۔۔ وہ س۔ اب دیکھتے ہیں کہ مرتب تذکرہ صاحب اس جھوٹ کو سچ بنانے کی خاطر آگے مزید کیا کیا جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ آگے لکھتے ہیں کہ:-

”سو حضور علیہ السلام ایفائے عہد فرماتے ہیں اور اس امر کے متعلق مختلف کتب میں اطلاع دیتے ہیں۔“ (تذکرہ۔ ایضاً۔ ایڈیشن چہارم) اپنی اس تحریر میں مرتب تذکرہ صاحب فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے اشتہار **تکمیل تبلیغ** کے بعد اپنی دیگر کتب میں بشیر الدین محمود احمد صاحب کے مصلح موعود ہونے کے متعلق کامل انکشاف کا ایفائے عہد فرمایا ہے اور اس مقصد کیلئے وہ حضورؐ کی مختلف کتب سے درج ذیل تین حوالے پیش کرتے ہیں۔ ان حوالوں کی پڑتال سے پہلے آئیں چند اصولی باتیں۔ طے کر لیتے ہیں۔

کامل انکشاف کے حوالہ سے چند اصولی باتیں۔۔۔ وہ اس طرح کہ۔۔۔

(اولاً) اگر حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ اپنے کسی لڑکے کی پیدائش کے موقع پر یہ فرماتے ہیں کہ یہ لڑکا مولود مسعود ہے تو ہمیں یقین کرنا پڑے گا کہ حضورؐ نے اس لڑکے کے متعلق مصلح موعود (پسر موعود) ہونے کا ایک واضح اشارہ فرمادیا ہے لیکن اُسے مصلح موعود قرار نہیں دیا۔

(ثانیاً) اگر حضورؐ نے اپنے کسی لڑکے کی پیدائش کے موقع پر یہ فرمایا ہو کہ یہ وہ لڑکا ہے ”اس کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء میں کی گئی تھی۔“ تب بھی ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہونگے کہ آپؒ نے اس لڑکے کے متعلق مصلح موعود ہونے کا ایک واضح اشارہ فرمادیا ہے کیونکہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود ہی کے متعلق ہے۔

(ثانیاً) اگر حضورؐ نے اپنے کسی لڑکے کی پیدائش کے موقع پر اُسکے متعلق یہ فرمایا ہو کہ یہ لڑکا تین کو چار کرنیوالا ہے۔ تو بھی ہم یہ سمجھیں گے کہ حضورؐ نے اس لڑکے کے متعلق مصلح موعود ہونے کا ایک واضح اشارہ فرمادیا ہے کیونکہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی میں مصلح موعود کی ایک نشانی یہ ہے کہ اور وہ ”تین کو چار کرنیوالا“ ہو گا۔

(رابعاً) لیکن اگر حضورؐ نے اپنے کسی لڑکے کی پیدائش کے موقع پر یہ تینوں اشارے فرمادیئے ہوں تو پھر کیا ہم یہ یقین کر لینے میں قطعی طور پر حق بجانب نہیں ہونگے کہ آپؒ نے اس لڑکے کے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کامل انکشاف فرمادیا ہے؟؟؟

اب ذیل میں مرتب تذکرہ صاحب کے تینوں حوالوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں جن میں بقول مرتب صاحب حضورؐ نے مرزا محمود کے مصلح موعود ہونے کا واضح انکشاف فرمایا ہے۔ مرتب تذکرہ صاحب واضح انکشاف کے حوالہ سے ضمیمہ انجام آئھم سے پہلا حوالہ یہ پیش کرتے ہیں:-

[الف] ”محمود جو بڑا لڑکا ہے اسکی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔ (روحانی خزانہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۹) بحوالہ

ضمیمه انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۶ء)“ (تذکرہ صفحہ ۱۳۳ حاشیہ ایڈیشن چہارم)

قارئین کرام اور مولا نافضیل ایاز صاحب:- سبز اشتہار میں حضور نے ایک لڑکے کی پیدائش کے متعلق ایک پیشگوئی کا ذکر فرمائہ تھا، کہ ایک دوسرا بیشتر تھیں دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود بھی ہوگا۔ سو یاد رہے کہ نہ حضور نے اس لڑکے محمود کی پیدائش کے موقعہ پر اسے مصلح موعود قرار دیا تھا اور نہ ہی اس مرتب صاحب کے پیش کردہ ذکورہ بالا حوالے میں اُسے مصلح موعود قرار دیا ہے۔ صرف ایک لڑکے کے متعلق اپنی ایک سابقہ پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔۔۔ وبس

میں یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب اور ضروری سمجھتا ہوں کہ حضور کا ہر لڑکا آپکی پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوا تھا اور حضور نے اپنے ان لڑکوں کی پیدائش کا نشان کے طور پر اپنی کئی کتابوں میں ذکر فرمایا ہوا ہے۔ محمود کے متعلق جو ماضی میں ایک پیشگوئی کی گئی تھی۔ متذکرہ بالا حوالہ میں اسی پیشگوئی کے مطابق محمود کے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اس حوالہ میں حضور نے محمود کے متعلق نتوں ”مولود مسعود“ ہونے کا کوئی اشارہ دیا ہے اور نہ ہی اُسکے متعلق یہ اشارہ کیا ہے کہ ”اسکی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء میں کی گئی تھی“۔ اور نہ ہی اسکے متعلق ”تین کو چار کرنیوالے“ کا اشارہ کیا ہے۔۔۔

یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ مرتب تذکرہ صاحب نے جماعت احمدیہ قبرستان کے موقف کے مطابق حضور کا یہ حوالہ مرزا محمود احمد کے مصلح موعود ہونے کے **کامل انکشاف کے ایفائے عہد** کے طور پر پیش کیا ہے جبکہ اس حوالہ میں حضور نے مرزا محمود احمد کے متعلق مصلح موعود ہونے کا کوئی ایک اشارہ تک بھی نہیں کیا۔ ہم احمدی بہت سادہ واقع ہوئے ہیں۔ ہم نے حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی کسی کتاب کو بھی پڑھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ محمودی مولوی حضور کے نمائندے ہیں۔ لہذا یہ نمائندے جو فرمار ہے ہیں وہ صحیح ہی ہوگا۔

جب کہ امر واقع یہ ہے کہ حضور کی جماعت کے یہ محافظہ ہی مہذب ڈاکو بنے ہوئے ہیں۔ یہ اس جماعت کے نمائندے نہیں جس کی حضور **العلیٰ علیہ السلام** نے غلبہ اسلام کیلئے ختم ریزی فرمائی تھی بلکہ یہ اپنے اپنے مفادات کے علاوہ اُس محمودی شیطانی نظام کے نمائندے ہیں جو کہ صرف مرزا محمود احمد کے خاندانی مفادات کے تحفظ اور تسلسل کیلئے بنایا گیا ہے۔

خاکسار مزید وضاحت اور تسلی کیلئے اور اس جھوٹ کے مکمل طشت از بام کرنے کیلئے یہی حوالہ ذیل میں اسکے سیاق و سبق کے ساتھ درج کر رہا ہے۔ اس سے یہ مضمون ذرا طویل تو ہو جائیگا لیکن ایک متلاشی حق کیلئے محمودی مولویوں کی اس فریب کاری کو سمجھنے میں کوئی اشتباہ نہیں رہے گا۔ حضور علیہ السلام ضمیمه انجام آتھم میں فرماتے ہیں:-

”پھر ایک اور الہام ہے جو فروری ۱۸۹۶ء (نوت۔ کتابت کی غلطی کی وجہ سے ۱۸۸۲ء کی بجائے ۱۸۹۶ء لکھا گیا ہے۔ نقل) میں شائع ہوا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اُس وقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کر دے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کیے ہیں جو تینوں موجود ہیں **صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔** اب دیکھو یہ کیسا بزرگ نشان ہے۔ کیا انسان کے

اختیار میں ہے کہ اول افتاء کے طور پر تین یا چار لڑکوں کی خبر دے اور بھروسہ پیدا بھی ہو جائیں۔

پھر ایک اور نشان یہ ہے جو یہ تین لڑکے جو موجود ہیں۔ ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے اسکے آنے کی خبر دی گئی ہے چنانچہ محمود جو بڑا لڑکا (لڑکا نہ کہ مصلح موعود۔ نقل) ہے اسکی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے کی وفات کے باعث میں شائع کیا گیا تھا۔ جو رسمی طرح کئی ورتوں کا اشتہار سبز رنگ کے ورتوں پر ہے۔ اور بشیر جو درمیانی لڑکا ہے اسکی خبر ایک سفید اشتہار میں موجود ہے جو سبز اشتہار کے تین سال بعد شائع کیا گیا تھا اور شریف جو سب سے چھوٹا لڑکا ہے اسکے تولد کی نسبت پیشگوئی ضیاء الحق اور انوار الاسلام میں موجود ہے اب دیکھو کہ کیا یہ خدائے عالم الغیب کا نشان نہیں ہے کہ ہر ایک بشارت کے وقت میں قبل از وقت وہ بشارت دیتا ہا۔ (ضمیمه انجام آنکھ مطبوعہ ۲۹۸ء۔ روحانی خزانہ جلد ۱۱ صفحات ۲۹۹ تا ۳۰۸)

مولانا فضیل ایاز صاحب اور دیگر قارئین کرام۔ اب اس ذکورہ حوالے میں یا اسکے سیاق و سبق میں حضورؐ نے مرزا محمود کو کہاں مصلح موعود یا پسر موعود قرار دیا ہے۔ مصلح موعود یا پسر موعود قرار دینا تو درکنار حضورؐ نے تو اسکے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی اشارہ تک بھی نہیں کیا بلکہ اگر خبر دی ہے تو ”تین کو چار کرنیوالے“ جو کہ مصلح موعود ہے کے انتظار کی خبر دی ہے۔ مولانا فضیل ایاز صاحب۔ آپ کے آگے سب کچھ حاضر ہے آپ تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ خود ہی فیصلہ کر لیں۔

مرزا محمود احمد کے مصلح موعود ہونے کے کامل انکشاف کے ایفائے عہد کیلئے مرتب تذکرہ صاحب حضورؐ کا جو دوسرا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ وہ حضورؐ کی کتاب سراج منیر سے درج ذیل ہے:-

[ب] ”پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہو گا اور اسکا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کیلئے سبز ورق کے اشتہار شائع کیے گئے تھے جواب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی معیاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔ (سراج منیر صفحہ ۱۳ مطبوعہ ۲۹۸ء۔ روحانی خزانہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶)

(تذکرہ صفحہ ۱۳۳ حاشیہ۔ ایڈیشن چہارم)

سیاق و سبق کے لحاظ سے اس حوالے سے پہلے حضورؐ نے سید احمد خان کے متعلق ایک پیشگوئی تحریر فرمائی ہوئی ہے جبکہ اس حوالے کے بعد شریف احمد کی پیدائش کے متعلق اپنی ایک سابقہ پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔ ان کا لکھنا اگرچہ موجب طوالت ہے لیکن پھر بھی بغرض اطمینان اور تسلی لکھتا ہوں۔ حضورؐ فرماتے ہیں:-

”چوتھی پیشگوئی سید احمد خان کے سی ایس آئی کی نسبت خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اشتہار کیم فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی کہ ان کو کوئی سخت صدمہ پہنچنے والا ہے۔ اب سید احمد خان صاحب کو پوچھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی کے بعد آپکو کوئی ایسا سخت صدمہ پہنچا ہے یا نہیں جو معمولی ہم غم نہ ہو بلکہ وہ امر ہو جو جان کو زیر وزبر کر نیوالا ہو۔

پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے (صرف لڑکے نہ کہ مصلح موعود یا پسر موعود۔ نقل) محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہو گا

اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کیلئے سبز ورق کے اشتہار شائع کیے گئے تھے جواب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا (لڑکانہ کے مصلح موعود یا پسر موعود) پیشگوئی کی معیاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔ چھٹی پیشگوئی۔ شریف احمد کے بارے میں جو میرا تیسرا لڑکا ہے کی گئی تھی۔ اور رسالہ نور الحق میں پیش آز وقت خوب شائع ہو گئی تھی۔ چنانچہ اسکے موافق لڑکا پیدا ہوا۔ جواب خدا کے فضل سے چند روز تک دوسرے سال کو ختم کرنیوالا ہے۔“ (روحانی خزانہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶، حوالہ سراج منیر مطبوعہ ۸۹ء)

مولانا فضیل ایاز صاحب اور دیگر قارئین کرام۔ اس حوالے میں بھی سیاق و سبق حضور نے محمود احمد کے متعلق کہاں یہ فرمایا ہے کہ وہ مصلح موعود یا پسر موعود ہے یا اسکے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی ایک اشارہ بھی کیا ہو۔ قاری خود یہ لے۔ مرتب تذکرہ صاحب مرز احمد صاحب کے مصلح موعود (پسر موعود) ہونے کے کامل انکشاف کے ایفائے عہد کیلئے حضورؐ کا تیسرا حوالہ آپؐ کی کتاب تریاق القلوب سے پیش کرتے ہیں جو کہ درج ذیل ہے:-

(ج) ”محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے۔ اسکے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار کیم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبزرنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی اور سبزرنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا۔۔۔ پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔۔۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور حرم سے ۱۲ ارجمند ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ رب جمادی الاول ۱۴۰۰ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ (تریاق القلوب صفحہ ۳۲۔ روحانی خزانہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۹)

(تذکرہ صفحہ ۳۳ حاشیہ۔ ایڈیشن چہارم)

مولانا فضیل ایاز صاحب اور دیگر قارئین کرام۔ اب اس حوالہ میں بھی مرز احمد صاحب کے متعلق اسکے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی ایک اشارہ تک بھی موجود نہیں ہے۔ یہ حوالہ بھی ذیل میں سیاق و سبق کیسا تھا لکھ رہا ہوں۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔۔۔

”اوران چاروں لڑکوں کے پیدا ہونے کی نسبت پیشگوئی کی تاریخ اور پھر پیدا ہونے کے وقت پیدائش کی تاریخ یہ ہے کہ محمود جو میرا بڑا بیٹا (صرف بیٹا نہ کے مصلح موعود یا پسر موعود۔ ناقل) ہے۔ اسکے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار کیم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبزرنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی اور سبزرنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صد ہایہ سبزرنگ اشتہار پڑے ہوئے ہو نگے۔ اور ایسا ہی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہو نگے۔ پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔ اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بخبر ہو۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور حرم سے ۱۲ ارجمند ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ رب جمادی الاول ۱۴۰۰ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اسکے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے۔ جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موتی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں

بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اسکے صفحہ ۳ میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے ۔

اے خیرِ قرب تومعلوم شد دیر آمدہ زریحہ دور آمدہ۔“ (تریاق القلوب صفحہ ۳۲۔ روحانی خزانہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

احمدیہ قبرستان کے مولویوں کا ظلم اور دجل: اب میں مولانا فضیل ایاز صاحب اور دیگر قارئین کرام سے پوچھتا ہوں کہ مندرجہ بالا حوالہ کے سیاق و سبق میں بھی حضور نے کیا کوئی ایسا اشارہ فرمایا ہے جس سے مرزا محمود کے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی عند یہ ملتا ہو۔ ہرگز نہیں۔ لیکن تذکرہ کے مرتب صاحب نے تقویٰ کی بجائے محمود اور اُسکے ہم نواویں کو خوش کرنے اور ساتھ ہی اپنے دنیوی مفادات کے تحفظ اور انکے سرزی کرنے کیلئے سبز اشتہار کا حوالہ دے کر وہ موقف اختیار کیا ہے جس کا حقیقت اور سچائی سے کوئی دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ جھوٹ کو سچ بنانے کیلئے خواہ کتنی بھی جعل سازیاں کی جائیں پھر بھی جھوٹ جھوٹ ہی رہے گا اور وہ سچ نہیں بن سکتا۔ ایسے ہی ظلم اور دجل کے متعلق حضرت احمد العلیٰ اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”اور تجھے معلوم ہو کہ ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شے اپنے موقعہ سے اٹھا کر عمدًا غیر محل پر رکھی جائے۔ تاراہ چھپ جائے۔ اور استفادہ کا طریق بند ہو جاوے۔ اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔ پس ظالم اسکو ہمیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلاوے اور جرأت کر کے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے۔ کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کیمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے معنوں کی طرف لے جائے۔ حالانکہ اُسکے فعل کیلئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو۔ اور پھر اس بناء پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنی مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنی بجز اسکے کچھ نہیں۔ پس جو شخص فکر کر سکتا ہے اس میں فکر کرے۔“ (نور الحق حصہ اول (عربی)۔ روحانی خزانہ جلد ۸ صفحہ ۷)

مولانا فضیل ایاز صاحب: مجھے امید ہے کہ مندرجہ بالا بحث کے نتیجے میں آپکی اور بطور خاص ان لوگوں (جو سبز اشتہار میں مذکورہ دونوں حوالہ جات کی روشنی میں خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود یا پسر موعود بنانے کیلئے دلیل پکڑتے ہیں) کی غلط فہمی بھی دور ہو گئی ہوگی اور انکی تسلی بھی ہو گئی ہوگی۔
وَهُوَ الْمَرْأُد

مولانا صاحب۔ حضرت احمد نے مورخہ ۱۲ ارجونوری ۱۸۸۹ء کو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی پیدائش کے موقعہ پر یہ جو فرمایا تھا کہ۔۔۔ ”اس عاجز کے گھر میں بغسلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تقاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔“

مرتب تذکرہ صاحب نے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کے سلسلہ میں حضور کے کامل انکشاف کے ایفائے عہد کے سلسلہ میں ضمیمہ انجام آئھم، سراج منیر اور تریاق القلوب کے جو تین اقتباسات پیش کیے ہیں۔ خاکسار ان تینیوں اقتباسات کے سلسلہ میں ثابت کر چکا ہے کہ حضور نے ان تینیوں اقتباسات میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے بارے میں اُسکے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کوئی اشارہ تک بھی نہیں کیا ہے۔ جماعت احمدیہ قبرستان کے مولوی حضرات اور آپکے پیٹی بھائی مصلح موعود یا پسر موعود کے سلسلہ میں حضور کے کامل انکشاف

کے ایفائے عہد کے سلسلہ میں حقیقتہ الوجی کا بھی ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ اب تنقیح طلب امر کی وضاحت اور بطور خاص اے طاعونی چوہے آپکی تسلی کیلئے میں اس اقتباس کو بھی یہاں درج کرتا ہوں۔ حضورؐ اپنی کتاب حقیقتہ الوجی میں فرماتے ہیں:-

(د) ”ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا (بشير احمد اول۔ ناقل) فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور اُنکے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اُسکے ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خور دسالی میں فوت ہو جاتا۔ تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے (صرف لڑکے نہ کہ مصلح موعود یا پسر موعود۔ ناقل) کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتوں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرے بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرانا م محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُسکے وعدوں کا ٹلنما ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۸۸۹ء میں لڑکا (صرف لڑکا نہ کہ مصلح موعود یا پسر موعود۔ ناقل) پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور ستر ہویں سال میں ہے، (حقیقتہ الوجی۔ رخ جلد ۲۲ صفحات ۳۷۳ تا ۳۷۷)

(۱) مولانا صاحب سے گزارش ہے اور جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ چونکہ حضورؐ کے سارے لڑکوں کی پیدائش پیشگوئیوں کے مطابق بطور نشان ہوئی تھیں لہذا آپؐ نے اپنی سچائی کے اثبات کیلئے اپنے سارے لڑکوں کی پیدائش کا بطور نشان اپنی مختلف کتابوں میں ذکر فرمایا ہوا ہے۔ مثلاً۔ ضمیمه انجام آئھم، سراج منیر، تریاق القلوب اور حقیقتہ الوجی وغیرہ وغیرہ۔

(۲) خاکسار مولانا طاعونی چوہے سے پوچھتا ہے کہ حضورؐ نے حقیقتہ الوجی کے مذکورہ بالا اقتباس میں مرزا محمود احمد صاحب کو کہاں مصلح موعود یا پسر موعود قرار دیا ہے؟؟ محمود نامی اپنے ایک لڑکے کی پیدائش سے متعلق اپنی ایک سابقہ پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے اور بس۔ اگر حقیقتہ الوجی کے اس حوالہ سے جناب مرزا محمود احمد صاحب کی پیدائش کا بطور نشان ذکر کرنے سے وہ مصلح موعود (پسر موعود) ثابت ہو جاتے ہیں تو پھر اسی کتاب کے صفحات ۷۷ اور ۲۲۸ پر حضورؐ نے اپنے چاروں لڑکوں (محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد اور مبارک احمد) کی پیدائشوں کا اپنی سچائی کے اثبات کیلئے بطور نشان ذکر فرمایا ہوا ہے۔ اس طرح تو پھر ہمیں چاہیے کہ صرف ایک محمود احمد کو نہیں بلکہ حضورؐ کے مذکورہ چاروں لڑکوں کو ہم مصلح موعود (پسر موعود) تسلیم کر لیں۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ حضورؐ نے اپنی مختلف کتابوں میں اپنی سچائی کے اثبات کیلئے اپنے سارے لڑکوں کی پیدائش کا بطور نشان ذکر فرمایا ہے۔ ان تمام کتابوں میں سوائے تریاق القلوب (جس میں حضورؐ نے اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق بڑی وضاحت کیا تھا اُسکے پسر موعود اور مصلح موعود ہونے کا ذکر فرمایا ہے اور خاکسار اس کا ذکر آئندہ صفحات میں کرے گا) کسی کتاب میں اپنے کسی لڑکے کے متعلق بھی حضورؐ نے اُسکے مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا بالکا سا بھی اشارہ نہیں کیا ہے۔

بہت بڑھ بڑھ کے با تیں کی ہیں تو نے اور چھپا یا حق مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنے والی ہے
نشان کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا اُرے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے تری اک روزاے گتاخ! شامت آنیوالی ہے
 ۱۸۹۳ء تک بھی ملهم نے اپنے کسی لڑکے کے متعلق اُسکے زکی غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) ہونے کا کوئی تعین نہیں کیا تھا۔
 ستمبر ۱۸۹۳ء میں عبدالحق غزنوی کے اعتراض کے جواب میں حضور ﷺ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

”یہ سچ ہے کہ ۸ راپریل ۱۸۹۳ء ہم نے اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا ہونیوالا ہے سو پیدا ہو گیا، ہم نے اس لڑکے کا نام مولود موعود نہیں رکھا تھا صرف لڑکے کے بارہ میں پیشگوئی تھی اور اگر ہم نے کسی الہام میں اس کا نام مولود موعود رکھا تو تم پر کھانا حرام ہے جب تک وہ الہام پیش نہ کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔“ (انوار الاسلام۔ روحانی خزانہ جلد ۹ صفحہ ۳۰)

مولانا شاہ دولہ صاحب:- حضور کے رسالے انوار الاسلام کی تاریخ تصنیف ۵ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے اور اس وقت حضور کے دو لڑکے زندہ موجود تھے یعنی بشیر الدین محمود احمد اور بشیر احمد۔ لہذا حضور کا یہ حوالہ اس امر کی تصدیق کر رہا ہے کہ آپ نے ۱۸۹۳ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق مولود موعود یعنی مصلح موعود ہونے کا انکشاف نہیں فرمایا تھا۔ اگر موجود لڑکوں (بشیر الدین محمود احمد اور بشیر احمد) میں سے کسی کو آپ نے مولود موعود قرار دیا ہوتا تو یہاں آپ اس کا ذکر فرماتے اور کہتے کہ میں نے اپنے فلاں لڑکے کو مولود موعود قرار دیا ہے۔ جب کہ آپ نے ایسا نہیں فرمایا اور اس طرح یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی کہ ۱۲ رجبوری ۱۸۸۹ء کیا ۱۸۹۳ء تک بھی آپ نے اپنے کسی لڑکے کو مولود موعود یعنی مصلح موعود رہنیں دیا تھا۔۔۔ آفَلَا تَعْقِلُونَ۔-

۱۸۹۴ء تک بھی ملهم نے اپنے کسی لڑکے کے متعلق اُسکے زکی غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) ہونے کا کوئی تعین نہیں کیا تھا۔
 مئی ۱۸۹۴ء میں حضور اپنے کسی مخالف کے جواب میں رسالہ جنت اللہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

”بے شک مجھے الہام ہوا تھا کہ مولود لڑکے سے قویں برکت پائیں گی۔ مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہے تعلنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔“ (جنت اللہ۔ روحانی خزانہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۸)
 مولانا شاہ دولہ صاحب۔ رسالہ جنت اللہ کی تاریخ تصنیف ۲۶ مئی ۱۸۹۴ء ہے۔ حضور کا یہ حوالہ بھی اس امر کی تصدیق کر رہا ہے کہ آپ نے ۱۸۹۴ء تک اپنے کسی لڑکے کے متعلق اُسکے مولود موعود یعنی مصلح موعود ہونے کا انکشاف نہیں فرمایا تھا بلکہ وہ تو اپنے مخالفوں پر لغتیں بھیج کر انہیں غیرت دلار ہے ہیں کہ اگر کوئی ایسا الہام ہے جس میں مولود لڑکے کی تخصیص کی گئی ہو وہ مجھے دکھاؤ۔ جبکہ اس وقت آپ کے تین لڑکے (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) موجود تھے۔

اب تک جو میں نے لکھا ہے اس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ نہ سبز اشتہار تکمیل تبلیغ میں، نہ اشتہار تکمیل تبلیغ میں اور نہ ہی بعد ازاں اپنی وفات تک کسی کتاب یا اشتہار میں نہ صرف کہ حضور علیہ السلام نے بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود یا پسر موعود قرار نہیں دیا تھا بلکہ اسکے متعلق زکی غلام ہونے کا کوئی اشارہ تک بھی نہیں فرمایا۔ ہاں حضور کو جو وجہہ اور پاک لڑکا کی بشارت ہوئی تھی اور اسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے قطعی طور پر یہ وعدہ بھی فرمایا تھا کہ وہ لڑکا تیرے ہی تخت سے تیری ہی ذریت نسل ہو گا۔ اس بشارت کا اولاً مصدق بشیر احمد اول تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے

اُسے شیرخوارگی میں وفات دے کر اپنے پاس بلا لیا اور ساتھ ہی اُسکے مشیل کا وعدہ بھی فرمادیا۔ بشیر احمد اول کے بد لے میں یا اُس کے مقابل کے طور پر جو لڑکا پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے اُس کا نام حضورؐ کو بشیر اور محمود بتایا تھا۔ لہذا جب وہ لڑکا پیدا ہوا تو حضورؐ نے اس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا۔ اس طرح یہ قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا الہامی طور پر بشیر احمد اول کا مقابل ہونا تو مُسلم ہے لیکن زکی غلام یعنی مصلح موعود یا پسر موعود ہونا ہرگز نہیں۔—**فَتَدَبَّرُوا آئِهَا الْعَاقِلُونَ**
لہم کا زکی غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) ہونے کے متعلق واضح اکشاف اور تعریف۔

حضرت احمد رض اپنے چوتھے فرزند صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق اپنی کتاب تریاق القلوب میں فرماتے ہیں۔

(۱) ”اور میرا چوتھا لڑکا مبارک احمد ہے اس کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ ربیعہ ۱۸۸۲ء میں کی گئی۔“ (تریاق القلوب (۱۹۰۰ء) روحانی خزانہ جلد ۵ صفحہ ۱۵۱)

مولانا صاحب: کیا ۲۰ ربیعہ ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق نہیں ہے؟ اور اس پیشگوئی میں جس نشان رحمت یا زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی کیا اُسکے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا تھا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا؟ پھر آپ فرماتے ہیں:-

(۲) ”دیکھو ایک وہ زمانہ تھا جو ضمیمه انجام آئھم کے صفحہ ۱۵ میں یہ عبارت لکھی گئی تھی:- ایک اور الہام ہے جو ۲۰ ربیعہ ۱۸۸۲ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اس وقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام و نشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے۔ اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کرے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا۔ یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں۔ صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اب دیکھو یہ کس قدر بزرگ نشان ہے؟“ (ایضاً صفحات ۲۲۲ تا ۲۲۳)

مولانا صاحب:- جب یہ چوتھا لڑکا پیدا ہو گیا تو آپ اپنی اسی تصنیف تریاق القلوب میں اس لڑکے کے متعلق فرماتے ہیں:-

(۳) ”سو خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کیلئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کیلئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبہ کرنے کیلئے اس پر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۲ ربیعہ ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۳ صفر کے ایام تھی بروز چارشنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہو گیا۔“ (ایضاً صفحہ ۲۲۱)

مولانا صاحب:- حضورؐ اپنے اس چوتھا لڑکے (صاحبزادہ مبارک احمد) کے متعلق مزید فرماتے ہیں:-

(۴) ”سو صاحبو وہ دن آگیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔ صفر کے ایام کی چوتھی تاریخ میں بروز چارشنبہ پیدا ہو گیا۔ عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کے ساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔ اسکی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔ یہ چار صفر کے ایام کو پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔ یہ دو پھر کے بعد چوتھے گھنٹے میں پیدا ہوا۔ یہ خود چوتھا تھا۔ (ایضاً صفحہ ۲۲۳)

مولانا بے علم صاحب۔ کامل انکشاف کے سلسلہ میں حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کی کتاب تریاق القلوب کے مذکورہ بالحوالہ جات سے قطعی طور پر یہ ثابت ہو گیا کہ حضورؐ نے اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کو (۱) مولود مسعود (۲) اس لڑکے کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی (۳) تین کو چار کرنے والا فرماء کرو اخراج رنگ میں اسے پیشگوئی نشان رحمت (مصلح موعود یا پسر موعود) کا مصدقہ فرار دیا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں کیے گئے اپنے وعدہ کے مطابق بالآخر اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق مصلح موعود یا پسر موعود ہونے کا کامل انکشاف اور تعین فرمادیا تھا۔ اس تحقیق کے بعد آئیں یہ معلوم کرنے کیلئے اب ہم آگے بڑھتے ہیں کہ بعد ازاں اس تین کو چار کرنیوالے لڑکے کے متعلق پھر اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ظاہر ہوئی ؟؟؟؟

اوائل ستمبر ۱۹۰۷ء میں حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ نے ایک منذر خواب دیکھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:-
ستمبر ۱۹۰۷ء۔ ”خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔ مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہو گیا۔ بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پہنچ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہے۔“ (تذکرہ صفحہ ۶۱۸)

چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات:- بعد ازاں ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کے دن مبارک احمد فوت ہو گئے۔ لیکن مبارک احمد کی وفات کے بعد اُسی دن یعنی ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ہی اللہ تعالیٰ نے پھر حضورؐ کو ایک حلیم غلام کی بشارت دیدی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے --- ”إِنَّا نَبْشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيلٍ“۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔“ (تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳۳ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

مولانا بے علم صاحب:- اب حلیم ہونا تو زکی غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) کی ایک علامت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں زکی غلام کے متعلق فرماتا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ اور دل کا حلیم الہذا یہ حلیم غلام (جس کی مبارک احمد کی وفات کے بعد اُسی دن بشارت دی گئی تھی) مصلح موعود یعنی پسر موعود ہی تھا۔

ایک فیصلہ کن امر۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود یا پسر موعود کے سلسلہ میں ایک اور فیصلہ کن امر ظاہر فرمادیا۔ وہ یہ کہ اس موعود حلیم غلام کو مبارک احمد کا مثالی قرار دے دیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ موعود حلیم غلام (مصلح موعود یا پسر موعود) صاحبزادہ مبارک احمد کے بعد پیدا ہو گا۔ اور اس طرح یہ پیشگوئی مصلح موعود یا پسر موعود چوتھے لڑکے مبارک احمد سے منتقل ہو کر آگے اُسکے مثالی کی طرف چلی گئی۔ جیسا کہ حضورؐ اپنے اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں فرماتے ہیں:-

”لیکن خدا کی تدریسوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ إِنَّا نَبْشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيلٍ۔ يَنْزُلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔“ یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہو گا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہو گا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اسلئے اس نے مجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔“ (تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ مجموع اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۸۷)

مولانا صاحب:- آپ کو واضح رہے کہ حضور علیہ السلام کو علم تھا کہ میرا مثیل مبارک احمد ہی مصلح موعود اور پسر موعود ہے یعنی وہی سبز رنگ کا بڑا پھل جو آپ نے الہامی پیشگوئی کے معا بعد ایک کشف میں دیکھا تھا اور آپ اس کا اپنے گھر میں پیدا ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ لیکن چونکہ صاحبزادہ مبارک احمد کی پیدائش یعنی ۱۳ جون ۱۸۹۹ء کے بعد حضور کے گھر میں بطور مثیل مبارک احمد کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا اور اس طرح ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا نشان رحمت یا مصلح موعود یا پسر موعود آپ کی جسمانی اولاد سے نکل کر آگے آپ کی ذریت یعنی روحانی اولاد (جماعت احمدیہ) کی طرف منتقل ہو گیا۔ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!! نشان رحمت اور زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد کے متعلق آخری الہامی بشارت کب ہوئی؟؟؟

نشان رحمت اور زکی غلام یعنی مثیل مبارک احمد

(مصلح موعود یا پسر موعود) کے متعلق آخری اور فیصلہ کن العامی بشارت

۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء:- "سَأَهْبِطُ لَكَ غُلَامًا زَكِيرًا رَبِّ هَبْ لِي ذُرِّيَّةٍ طَيِّبَةً إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى۔ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِإِصْحَابِ الْفِيلِ۔۔۔۔۔ آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔" (تذکرہ ۶۲۶)

ترجمہ۔۔۔ میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام تیکی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیسا تھوڑا کیا۔۔۔ عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

مولانا فضیل ایاز صاحب:- ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی نشان رحمت میں مصلح موعود کی الہامی بشارت **زکی غلام** کے الفاظ میں نازل ہوئی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمد سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے۔ "ایک **زکی غلام** (لڑکا) تجھے ملے گا۔"

اللہ تعالیٰ نے ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے دن آخری بار پھر انہی الفاظ میں الہامی بشارت دے کرنہ صرف اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ مصلح موعود یعنی پسر موعود ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد جماعت احمدیہ میں پیدا ہو گا بلکہ اس بات کا بھی فیصلہ فرمادیا کہ حضور کے حضور کے جسمانی لڑکوں میں سے کوئی بھی اس الہامی بشارت کا مصدقہ نہیں ہو گا۔ واضح رہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے نہ کہ کسی انسان کا کیونکہ کسی کو مصلح موعود یعنی پسر موعود بنانا یا نہ بنانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ ملہم کا، میرا یا آپ لوگوں کا۔ مولانا بے علم صاحب۔ یہ تھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت اور الہامی پیشگوئی کا وہ گہر اعلم اور باریک راز جن کا اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر انکشاف فرمایا ہے۔

یہ دعا ہی کا تھا مجذہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بناؤ۔ آج بھی دیکھنا **مردحق کی دعا**، بھر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

اب میں آپکی ای میل میں اٹھائے گئے بے بنیاد اور بلند و بانگ دعاوی یا آپکی جہالت کی طرح آتا ہوں۔

احمدیہ قبرستان کے مردوں طاعونی چوہے کی ای میل میل کیے گئے

دعاویٰ اور اٹھائے گئے چند بے بنیاد سوالوں کی حقیقت

(۱) **سوال:** مولانا صاحب آپ لکھتے ہیں:- ”آپ نے زکی غلام ہونے کا دعویٰ کر رکھا ہے جو قرآن کریم کی آیات کے ہی خلاف ہے کیونکہ پیشگوئی مصلح موعود کا آپ مصدق ٹھہر ہی نہیں سکتے (۱) اس لیے کہ پیشگوئی کے الفاظ اسکے متحمل ہی نہیں۔“

الجواب: مولانا صاحب آپ نے اپنے سوال میں یہ جو دعویٰ کیا ہے۔ آپ پر فرض تھا کہ قرآن کریم کی وہ آیات پیش کر کے اُنکی روشنی میں اپنے بے بنیاد دعوے کو صحیح ثابت کر کے دکھاتے۔ اپنے دعوے کی کوئی دلیل پیش کرتے۔ آپ نے صرف خالی دعویٰ کیا ہے اور بس۔ میں آپ سے جواباً گذاش کرتا ہوں کہ آپ کا یہ دعویٰ قطعی طور پر جھوٹا اور صرف کذب بیانی ہے۔ آپ ایک بے علم آدمی ہیں اور احمدیہ قبرستان کے جس جامعہ محمودیہ میں آپ کو مولوی بنایا جاتا ہے۔ وہاں آپ کو بطور محقق یا عالم تیار ہی نہیں کیا جاتا (علم اور تحقیق کیلئے ذہنی آزادی ضروری ہے جس سے آپ محروم ہیں) بلکہ محمودیت یا بلاعے دمشق کے تحفظ اور احمدیوں کی فکری غلامی کو پختہ کرنے کیلئے ایک تخواہ دار انسورنس ایجنت (insurance agent) کے طور پر تیار کیا جاتا ہے۔ احمدیہ قبرستان میں آپ کی حیثیت ایک عالم کی نہیں بلکہ ایک کرائے کے ٹھوکی ہے۔ ایک فارسی محاورہ ”می تو اندر شد یہودی می تو اندر شد مسیح“ کے مطابق جب کسی قوم میں لوگ یہود یا نہ رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ یہودی خصلتیں اپنا لیتے ہیں تو پھر اسی قوم میں اللہ تعالیٰ اپنے بعض چند بندوں کو مسیحی رنگ بھی عنایت فرمادیتا ہے۔ ۲۰۸۸ء کی الہامی پیشگوئی میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد کو زکی غلام کی بشارت کا دیا جانا اس حقیقت کا کھلا ثبوت ہے کہ اُسکے وصال کے بعد اُس کی جماعت کی اکثریت نے یہود یا نہ رنگ اختیار کر لینا تھا اور اُس کی جماعت کے مولویوں نے نہ صرف یہودی فقیہوں اور فریضیوں کا رنگ اختیار کرنا تھا بلکہ یہود یا نہ رنگ میں اُن سے بھی دو قدم آگے نکل جانا تھا۔ دو ہزار سال پہلے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے اپنے وقت کے یہودی فقیہوں اور فریضیوں کو اُنکے مکروہ فریب کی وجہ سے انہیں اس طرح مناطب کر کے فرمایا تھا:-

(۱) ”اے ریا کار فقیہو اور فریضیو! کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیتے ہو۔“ (متی۔باب ۲۳۔آیت۔۱۳) مولانا بے علم صاحب:- کیا آج آپکا بھی یہی حال نہیں ہے؟؟

(۲) ”اے ریا کار فقیہو اور فریضیو! کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو اور دکھاوے کیلئے نماز کو طول دیتے ہو۔ تمہیں زیادہ سزا ہوگی۔“ (متی۔باب ۲۳۔آیت۔۱۲) مولانا صاحب:- کیا آج محمودی مولویوں کے اعمال بھی اسی طرح کے نہیں ہیں؟؟

(۳) ”اے ریا کار فقیہو اور فریضیو! کہ ایک مُرید کرنے کیلئے تری اور خشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مُرید ہو چلتا ہے تو اُسے اپنے سے دونا جنم کا فرزند بنادیتے ہو۔“ (متی۔باب ۲۳۔آیت۔۱۵) مولانا صاحب:- کیا آج آپکا طریقہ عمل بھی یہی نہیں ہے؟؟

(۴) ”اے ریا کار فقیہو اور فریضیو! کہ پودینہ اور سونف اور زیرہ پر تو وہ کیکی دیتے ہو پر تم نے شریعت کی زیادہ بھاری باتوں

یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیا ہے۔ لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔ اے اندر ھے راہ بتانے والو! جو ممحصر کو تو چھانٹتے ہو اور اونٹ کو نگل جاتے ہو،“ (متی۔ باب ۲۳، ۲۳ آیات۔ ۲۲، ۲۳) مولانا صاحب:- آج آپ محمودی مولویوں میں تقویٰ، انصاف اور ایمان کہاں ہے؟ تم اس مردود دنیا کے کیڑے بنے ہوئے ہو۔

(۵) ”اے ریا کار فقیہو اور فریسیوم پر افسوس! کہ پیالے اور رکابی کو اپر سے صاف کرتے ہو گروہ آندر لُٹ اور نا پر ہیز گاری سے بھرے ہیں۔ اے اندر ھے فریسی! پہلے پیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کرتا کہ اپر سے بھی صاف ہو جائیں۔“ (متی۔ باب ۲۳ آیات۔ ۲۶، ۲۵) مولانا صاحب:- کیا آج آپ کا بھی یہی حال نہیں ہے؟ آپ نے اپنا ظاہر بہت متاثر کر کے بنایا ہوا ہے لیکن آپ کے اندر جہالت، تعصباً اور کفر کا گند بھرا ہوا ہے۔

(۶) ”اے ریا کار فقیہو اور فریسیوم پر افسوس! کہ تم سفیدی پھری ہوئی قبروں کی ماند ہو جاؤ اپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اندر مُردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہیں۔ اسی طرح تم بھی ظاہر میں تلوگوں کو راست باز دکھائی دیتے ہو مگر باطن میں ریا کاری اور بے دینی سے بھرے ہوئے ہو۔“ (متی۔ باب ۲۳۔ ۲۷ آیات۔ ۲۸، ۲۷) مولانا صاحب:- کیا آج آپ محمودی مولویوں کا باطن بھی ریا کاری اور بے دینی سے بھرا ہوا نہیں ہے؟

(۷) ”اے ریا کار فقیہو اور فریسیوم پر افسوس! کہ نبیوں کی قبریں بناتے اور راست بازوں کے مقبرے آراستہ کرتے ہو۔ اور کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے زمانہ میں ہوتے تو نبیوں کے خون میں اُنکے شریک نہ ہوتے۔ اسی طرح تم اپنی نسبت گواہی دیتے ہو کہ تم نبیوں کے قاتلوں کے فرزند ہو۔ غرض اپنے باپ دادا کا پیمانہ بھر دو۔ اے سانپو! اے افعی کے بچو! تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے۔“ (متی۔ باب ۲۳ آیات۔ ۳۲ تا ۲۹) مولانا صاحب:- کیا آج آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فیوض و برکات اور آسمانی نعمتوں کے دروازے لوگوں پر بند نہیں کرتے پھر رہے؟ اے قادری مذہبی انڈسٹری کے محافظو! اگر تمہیں موقعہ مل جائے تو تم ایک صادق کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کرو۔ مولانا فضیل ایاز صاحب:- آپ ہی حضرت مرزا صاحبؑ کی جماعت کے وہ بد بخت اور بد نصیب مولوی ہیں جن کے متعلق حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ نے ایک صدمی قلم فرمایا تھا:-

”اے نفسانی مولویو اور خشک زاہدو! تم پر افسوس کہ تم آسمانی دروازوں کا کھلنا چاہتے ہی نہیں بلکہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ بند ہی رہیں اور تم پیر مغاں بنے رہو۔ اپنے دل پر نظر ڈالا اور اپنے اندر ٹھوکیا تمہاری زندگی دنیا پرستی سے منزہ ہے؟ کیا تمہارے دلوں پر زنگا نہیں جس کی وجہ سے تم تاریکی میں پڑے ہو؟ کیا تم اُن فقیہوں اور فریسیوں سے کچھ کم ہو جو حضرت مسیح کے وقت میں دن رات نفس پرستی میں لگے ہوئے تھے؟ پھر کیا یہ سچ نہیں کہ تم مثلیں مسیح کیلئے مسیحی مشاہدہ کا ایک گونہ سامان اپنے ہاتھ سے ہی پیش کر رہے ہو تا خداۓ تعالیٰ کی جگت ہر یک طور سے تم پر وارد ہو؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک کافر کا مومن ہو جانا تمہارے ایمان لانے سے زیادہ تر آسان ہے۔ بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آئیں گے اور اس خواں نعمت سے حصہ لیں گے لیکن تم اسی زنگ کی حالت میں ہی مر دے گے۔ کاش تم نے سوچا ہوتا۔“ (ازالہ

اوہام۔ روحانی خزانہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)

مولانا صاحب:- اب میں قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے آپکے بے بنیاد دعویٰ کی طرح آتا ہوں کہ ”زکی غلام ہونے کا دعویٰ قرآن کریم کی آیات کے ہی خلاف ہے؟“ میں آپکے اس بے بنیاد اور جھوٹے دعویٰ کے جواب میں گذارش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:- ﴿أَلَّمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُؤْتَوْنَ أَنفُسَهُمْ بَلِ اللَّهُ يُؤْتِ كُلَّ مَنْ يَشَاءُ وَلَا يُظْلِمُونَ فَتَيَّلًا﴾ (النساء۔ ۵۰) کیا تو نے ان لوگوں پر غور نہیں کیا جو اپنے آپ کو پاک قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے۔ اور وہ کھجور کی گھٹلی کی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کیے جائیں گے۔

مولانا صاحب:- آپ کو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء کی مذکورہ آیت میں سچ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی پاک اور نیک اور بے عیب ہے۔ انسان کمزور پیدا کیے گئے ہیں اور ان کی ساتھ نفس لگا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم اور مدد کے بغیر انسان خود اپنی کوششوں سے نہ ہی پاک ہو سکتا ہے اور نہ ہی نیک۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۃ نجم کی آیت ۳۳ میں بھی فرماتا ہے:- ﴿فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ (النجم۔ ۳۳) پس اپنے نفوس کو پاک مت ٹھہراو۔ وہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو بہتر جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالادنوں آیات میں جو کچھ فرمایا ہے وہ سچ فرمایا ہے۔ الہی فرمان کے مطابق کوئی انسان بھی اپنے آپ کو زکی یعنی پاک اور نیک قرآنیں دے سکتا اور نہ ہی کسی کو دینا چاہیے۔ خاکسار بھی (جس طرح آپ سمجھ رہے ہیں) اپنے آپ کو زکی یعنی پاک اور نیک قرار نہیں دیتا لیکن میرا یہاں مفترض سے سوال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو زکی بنا نا چاہے تو کیا وہ اُسے بنا سکتا ہے یا کہ نہیں؟ مفترض یقیناً جواب میں کہے گا کہ اللہ تعالیٰ یقیناً جسے چاہے اُسے زکی بنا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمدؑ کو ۲۰ فروری ۱۸۸۱ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں اُسے ایک زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔ اب میرا اگلا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس وجود کو ۲۰ فروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام کی الہامی پیشگوئی کا مصدق بنائے گا کیا وہ زکی ہو گا یا کہ نہیں؟ مولانا صاحب۔ محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمدؑ کی جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ جس وجود کو ۲۰ فروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے زکی غلام سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کا مصدق بنائے گا تو وہ الہی علم اور فیصلے کے مطابق یقیناً زکی ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت مرزاغلام احمدؑ کی ساتھ ایک زکی غلام کا وعدہ فرمایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور فیصلہ کبھی جھوٹا نہیں ہوا کرتا۔

مولانا بے علم صاحب:- میں بھی یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمدؑ کی ساتھ جس زکی غلام کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز پر انشاف فرمایا ہے کہ میں (اللہ تعالیٰ) نے محمدی مریم سے یہ وعدہ تیرے یعنی اس عاجز کے وجود میں پورا فرمایا ہے۔ اب سوال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے اس عاجز کو موعود زکی غلام بنانے کے بعد میں اپنے آپ کو موعود زکی غلام نہ کہوں تو کیا اپنے آپ کو نعوذ باللہ ناپاک غلام کہوں؟ اللہ تعالیٰ کے اس عاجز کو زکی غلام سے متعلقہ الہامی پیشگوئی کے مصدق بنائے جانے کے بعد اگر میں اپنے آپ کو موعود زکی غلام کہتا ہوں تو اس میں کوئی غلط بات کہتا ہوں اور اس میں قرآن کریم کی کس آیت کی خلاف ورزی ہوتی ہے؟ ذلیک فَضُلُّ اللَّهِ

يُؤْتَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (الجمع۔ ۵) یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

مولانا صاحب:- آپ کو واضح رہے کہ نوجوانی میں جب میری عمر لگ بھگ ۲۳ یا ۲۴ سال تھی۔ ۱۹۷۱ء کے آخر میں یا ۱۹۷۶ء کے شروع میں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک منظوم دعا میری پکار بخشی تھی۔ اس منظوم دعا کے الہامی ہونے کی خبر مجھے لاہور میں احمد یہ ہوٹل دارالحمد میں ایک مبارک سجدہ سے اٹھنے کے بعد ہوئی تھی۔ اس الہامی دعا کے ملنے کے چند ماہ بعد میں نے آگے پیچھے دنخواب دیکھے تھے۔ ان خوابوں کا مفصل ذکر خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں کے صفحہ ۲۳ پر ہے۔ ان میں سے ایک خواب اس طرح تھا۔

”ربوہ اور لا لیاں کے درمیان ایک ندی تھی جواب خشک ہو چکی ہے۔ خواب میں اسکے دونوں کناروں پر تھوڑا تھوڑا سبزہ تھا۔ ندی کے شمال مغربی کنارے پر میں خواب میں اچانک اپنے آپ کو حضرت مہدی مسیح موعود علیہ السلام کے روبرو وکھڑا پاتا ہوں۔ حضور علیہ السلام مجھ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ **غفار نماز پڑھا کرو اور میرے ساتھ دعا کرو۔** میں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ اپنے ہاتھ دعا کیلئے آسمان کی طرف اٹھا لیے اور اس وقت میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہی منظوم الہامی دعا پڑھ رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔“

خاکسار نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کی طرح خواب دیکھنے کے فوراً بعد دعویٰ مصلح موعود نہیں کیا تھا بلکہ چھ سال تک خاکسار اس خواب کی تعبیر سے لعلم رہایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے لعلم رکھا۔ وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں ایک مبارک سجدہ سے اٹھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خواب کی تعبیر سے آغاز فرمایا جو کہ اس طرح ہے:-

اب مولانا صاحب یہ ایک انتہائی مختصر خواب تھی۔ خواب میں دو (۲) وجود دعا مانگتے ہیں۔ محمدی مریم حضرت امام مہدی مسیح موعود تو ہم سب کے آقا ہیں۔ اس خواب میں آقا اپنے ایک پیروکار (خاکسار) کو نماز پڑھنے کی تلقین فرمانے کیسا تھا ساتھ اسے اپنی دعا میں شامل فرماتے ہیں۔ پیروکار بھی اپنے آقا کے ارشاد پر اُن کیسا تھا اُنکی دعا میں شامل ہو کر دعا کیلئے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے۔ اور اپنی دعا میں غیب سے ملے ہوئے کچھ مخصوص منظوم دعا یہ اشعار پڑھتا ہے۔ مبارک سجدہ سے اٹھنے کے چند دن بعد اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس خواب کی طرف مبذول کروائی اور مجھے اسکی تعبیر سے یوں آگاہ فرمایا۔

(اولاً) اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ اس خواب میں میرے بندے مہدی مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعا مانگی تھی۔ یہ وہی دعا تھی جو آپ نے بنی کریم رووف و رحیم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے اور غلبہ اسلام کیلئے ہوشیار پور میں چالیس روز تک اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر مانگی تھی اور پھر اس دعا کی قبولیت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے اُسے مخاطب کر کے فرمایا تھا۔۔۔

”میں تھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لوڈھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سوقدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تھے عطا ہوتا ہے اور شیخ اور ظفر کی کلید تھے ملتی ہے۔۔۔ وَ كَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا۔“

(تذکرہ صفحہ ۱۰۹ اتا ۱۱۱)

(ثانیاً) اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ وہ موعود نشان رحمت اور وہ موعود زکی غلام جو میں نے چلہ ہوشیا پور میں اپنے بندے کی دعا کی قبولیت کے جواب میں اُسے بخشنا تھا وہ تو (یعنی خاکسار) ہی تھا اور تیری اس خواب میں میں نے تجھے بھی اپنے مہدی و مسیح موعود کے سامنے کھڑا کر کے اُسکی دعا میں شامل فرمایا تھا۔

(ثالثاً) اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ اے عبد الغفار! تجھے تو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ تو نے مجھ سے کیا مانگنا ہے؟ میں نے تجھے وہ کچھ سکھایا جو تمہیں مجھ سے مانگنا چاہیے۔ اور خواب میں جو منظوم دعائیہ اشعار تو (یعنی اس عاجز) نے پڑھے تھے وہ تو نہیں بنائے تھے بلکہ الہامی طور پر میں نے تیرے دل میں ڈالے تھے۔ اور پھر فتح اور غلبہ اسلام کیلئے یہ منظوم الہامی دعا میں نے تمہیں اپنے برگزیدہ بندے کی دعا میں شامل کر کے اور اُسکی اقتداء میں تجھ سے منگوائی تھی۔ (مولانا بے علم صاحب۔ کیا اُمتی نبی اور امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کی اقتداء میں مانگی گئی دعا کو اللہ تعالیٰ رد کرے گا جبکہ یہ دعا بھی اللہ تعالیٰ خود اپنے حضور منگوار ہا ہو؟ ہرگز نہیں۔)

(رابعاً) اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ ۲۰ رپورٹ ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں جس موعود غلام کی بشارت میں نے اپنے بندے کو بخششی تھی اُسکی ایک مرکزی صفت اُس کا زکی ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ زکی کے لغوی معنی پاک اور نیک کے ہوتے ہیں اور میں نے اے عبد الغفار! تجھے (یعنی خاکسار کو) زکی بننے کی یہ دعا بھی سکھائی تھی اور پھر اپنے مہدی و مسیح موعود کی اقتداء میں اپنے حضور تجھ سے یہ دعا منگوائی بھی تھی ۔ تو پاک مجھ کو کردے اور نیک بھی بنادے اسلام کی محبت، دل میں میرے بھادے مولانا صاحب: زکی عربی کا لفظ ہے اور اسکے اوّلین معانی پاک اور نیک ہونے کے ہوتے ہیں۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کسی انسان کو زکی بننے یعنی پاک اور نیک بننے کی الہاماً دعا سکھاتا ہے اور پھر اس سے زکی بننے کی یہ دعا اُسے اپنے مہدی و مسیح موعود کی دعا میں شامل کر کے اپنے حضور منگوا تا بھی ہے تو پھر زکی بننے کی اُسکی ایسی الہامی دعا کس طرح رد ہو سکتی ہے؟

یقیناً اللہ تعالیٰ زکی بننے کی اپنی الہامی دعا کو دعا مانگنے والے کے حق میں قبول فرمائے زکی ضرور بنائے گا۔ یہ درست ہے کہ فرمان الہی کے مطابق کسی انسان کو بھی اپنے آپ کو زکی یعنی پاک اور نیک قرار نہیں دینا چاہیے اور نہ ہی اس طرح میں اپنے آپ کو زکی قرار دیتا ہوں لیکن یہاں تو معاملہ ایک الہامی پیشگوئی میں بشارت دیئے گئے موعود زکی غلام کا ہے۔ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؓ سے کیا گیا اپنا وعدہ ضرور پورا فرمانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم سے کیے گئے اپنے زکی غلام کے وعدے کو جس وجود میں پورا فرمائے کیا اُسے محمدی مریم کو بخشنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس وجود کو خود زکی بنانا تھا۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو زکی بنانا چاہے تو اُس کیلئے کیا مشکل ہے؟ وہ جس کو چاہے زکی غلام بناسکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ موسوی مریم علیہ السلام کے گھر میں بن باپ ایک زکی غلام پیدا فرماسکتا تھا تو پھر وہی زبردست طاقتوں والا خدا محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؓ کی جماعت میں کسی کو زکی غلام کیوں نہیں بناسکتا تھا؟ لہذا مولانا صاحب: میری مخالفت میں آپ اللہ تعالیٰ کی قدر توں پر بھی حملہ کرتے پھر رہے ہیں۔ آپکے اس اعتراض میں نہ کوئی معقولیت ہے اور نہ

ہی کوئی صداقت بلکہ آپ کا یہ اعتراض آپ کی جہالت کا پول کھول رہا ہے۔

جہل کی رات سے باہر نکل کے دیکھ مُجھے میں مہرتاباں ہوں آنکھوں کو مل کے دیکھ مُجھے
جہاں توں کے نوآسیب کا ہے سحر زدہ کبھی اثر سے تو اس کے نکل کے دیکھ مُجھے

(۲) سوال:- ”یہ پیشگوئی جتنی مرتبہ بھی پوری ہو گی وہ مسح موعود کی نسل میں ہو گی۔“

الجواب:- عیسائی حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو نعوذ باللہ ابن اللہ کہتے ہیں۔ یہ عیساویوں کا خالی دعویٰ ہے اور انکے پاس اپنے اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح مسلمان حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو زندہ بجسم عسری آسمان پر چڑھا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ بھی انکا ایک دعویٰ ہے اور اسکی انکے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح مولانا صاحب ”پیشگوئی مصلح موعود جتنی مرتبہ بھی پوری ہو گی وہ مسح موعود کی نسل میں ہو گی۔“ آپکا بھی یہ ایک محض دعویٰ ہے اور آپکے پاس اسکی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر آپکے پاس اسکی کوئی دلیل ہوتی تو آپ کو اسے ضرور پیش کرنا چاہیے تھا۔ آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا زکی غلام (مصلح موعود) ایک ہی وجود اور ایک ہی پیشگوئی ہے۔ اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود نے جماعت احمدیہ میں ایک ہی دفعہ پوری ہونا ہے لہذا اس پیشگوئی کا ایک سے زیادہ دفعہ پورے ہونے کا سوال ہی نہیں ہے۔ کیونکہ پیشگوئی ایک ہی ہے اور اس ایک پیشگوئی نے ایک ہی دفعہ پورا ہونا ہے۔ زکی غلام کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے تیرہ (۱۳) الہامی بشارتیں محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمد پرنازل فرمائی تھیں جن کی تفصیل اس طرح ہے:-

(۱) ۱۸۸۲ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَسِينٍ۔“ یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹، بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

(۲) ۱۸۸۲ء۔ خدا نے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔ ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاویں کو اپنی رحمت سے پہاڑیہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پورا اور لوڈھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سوقدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تاؤہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجھ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آؤیں۔ اور تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیسا تھا آجائے اور باطل اپنی تمام خوستوں کیسا تھا بھاگ جائے۔ اور تالوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تاؤہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک محلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُسکے ساتھ فضل ہے۔ جو اُس کے آنے کے ساتھ آیا گا۔ وہ صاحب شکوه اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیری نے اُسے کلمہ تجدید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ اور دل کا حليم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ (اسکے معنی سمجھو میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزندِ بلندِ گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ کَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا۔” (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۲ء)

(3)- ۱۸۹۳ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ“۔ یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۳۔ بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۹ صفحہ ۳۰ حاشیہ)

(4)- ۱۸۹۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔“ ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حليم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہو گا گویا خدا آسمان سے اُترتا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۸۔ بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(5)- ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء۔ ”إِصْدِرْ مَلِيَّا سَاهِبُ لَكَ غُلَامًا مَازِكِيًّا۔“ یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۷۲۷)

(6)- ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ تَّابِعِ لَهُ تَّابِعٌ مِّنْ عِنْدِنِي۔“ ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰)

(7)- مارچ ۱۹۰۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ تَّابِعٌ لَهُ تَّابِعٌ مِّنْ عِنْدِنِي۔“ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہو گا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۹۰۶ء۔ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(8)- ۱۹۰۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔“ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہو گا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۳۔ بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(9)- ۱۹۰۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ تَّابِعٌ لَهُ تَّابِعٌ مِّنْ عِنْدِنِي۔“ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہو گا۔ (تذکرہ

صفحہ ۵۵۲، بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

(10)۔ ۱۶ ستمبر کے ۱۹۰۱ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔“ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۹، بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

(11)۔ اکتوبر کے ۱۹۰۱ء ”۵۔ إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۶۔ يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔“ (۷) ساقیا آمد عید مبارک بادت۔“ (تذکرہ صفحہ ۲۲۲) ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(12)۔ ۲۷ نومبر کے ۱۹۰۱ء۔ ”سَاهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا رَبِّ هَبْ لِي دُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔“ (تذکرہ ۲۲۶) میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔

(13)۔ ۲، ۷ نومبر کے ۱۹۰۱ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكُ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ۔ اللَّهُ تَرَكَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِإِصْحَابِ الْفِيلِ۔“ آمد عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔ (تذکرہ ۲۲۶) میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیسا تھا کیا کیا؟ عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

(14) محمدی مریم کا موعود روحانی فرزند۔ عیسیٰ زدرا گا خدا مردے بصداعزازی آید مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ بازمی آید ترجمہ۔ خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیسا تھا آتا ہے۔ اے مریم (محمدی مریم مرزا غلام احمد) تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے (تذکرہ صفحہ ۶۸۳)

جبیسا کہ میں مضمون کے شروع میں یہ بتاچکا ہوں کہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں جن دو وجودوں کی بشارتیں دی گئی تھیں۔ ان میں سے لڑکے کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرمادی تھی کہ وہ ملہم کا جسمانی لڑکا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے متعلق ملہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ زکی غلام یعنی مصلح موعود بھی اُسکی جسمانی نسل میں سے ہوگا۔ مولانا صاحب:۔ موعود زکی غلام جس کو اللہ تعالیٰ نے آخری الہامی بشارتوں میں مثلی مبارک احمد قرار دیا تھا۔ وہ ملہم کا جسمانی لڑکا تو تھا ہی نہیں [انوار العلوم جلد ۱ صفحات ۱۳۶ تا ۱۵۲]

کیونکہ وہ آپکے گھر میں بطور مثلی مبارک احمد پیدا ہی نہیں ہوا تھا لہذا وہ ملہم کا کوئی لڑکا ہو ہی نہیں سکتا۔ مزید برآں اگر آپ یا جماعت احمدیہ قبرستان زکی غلام کے متعلق یہ ثابت کردیں کہ اللہ تعالیٰ نے لڑکے کی طرح زکی غلام (مصلح موعود) کے بارے میں بھی ملہم سے یہ وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ وہ زکی غلام تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا تو میں نہ صرف آپ کو منہ مانگا انعام دوں گا بلکہ اپنے دعویٰ موعود زکی غلام سچ الزمان پر نظر ثانی کرنے کیلئے بھی تیار ہوں۔ مولانا صاحب:۔ جب اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم سے زکی غلام کے حوالہ سے ایسا کوئی وعدہ ہی نہیں فرمایا اور نہ ہی اُسے بطور جسمانی لڑکا آپ کے گھر میں پیدا کیا تھا تو پھر جماعت احمدیہ قبرستان کو چاہیے کہ وہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود پر نظر ثانی کر لیں۔ آپ لوگ طاقت کیسا تھا اللہ تعالیٰ کو اپنی خواہشوں کا پابند نہیں کر سکتے لہذا۔۔۔

(اولاً) حضورؐ کا کوئی لڑکا اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصدقہ نہیں ہو سکتا۔

(ٹانیا) ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد اللہ تعالیٰ اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود کو حضورؐ کی جسمانی نسل میں بھی پوری فرماسکتا تھا اور آپ کی روحانی نسل یعنی آپ کی جماعت میں بھی پوری فرماسکتا تھا۔

(ٹالٹا) اب اللہ تعالیٰ نے اس الہامی پیشگوئی کو خاکسار کے وجود میں پوری فرمائی اپنے فیصلے کا اعلان فرمایا ہے کہ اُس نے اس الہامی پیشگوئی مصلح موعود کو ملہم کی صلبی اولاد کی بجائے روحانی نسل میں ہی پورا فرمانا تھا۔ تو مولانا صاحب اب آپ بھی اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کو خوشنده سے قبول فرمائیں۔

(۳) سوال:۔۔۔ ”آپ نتوصیح موعود کی نسل ہیں نہ اصل ہیں۔“

الجواب:۔۔۔ مولانا صاحب:۔ بلاشبہ خاکسار حضورؐ کی جسمانی نسل میں نہیں ہے اُسی طرح جس طرح امام مہدی مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؓ آنحضرت ﷺ کی آل میں نہیں تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے لڑکے کی طرح زکی غلام کو حضورؐ کی جسمانی نسل میں سے پیدا فرمانے کا کوئی وعدہ ہی نہیں فرمایا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے امام مہدی سے متعلقہ پیشگوئی کو حضرت فاطمہؓ کی عترت سے باہر ایک مغلیہ خاندان کے چشم و چراغ حضرت مرزا غلام احمدؓ کے با برکت وجود میں پورا فرمایا تھا بعینہ اللہ تعالیٰ نے الہامی پیشگوئی مصلح موعود کو بھی حضورؐ کی صلب سے باہر خاکسار کے وجود میں پورا فرمایا ہے لہذا اب آپ کو بھی اور جماعت احمدیہ قبرستان کے کرتادھرتا احباب کو بھی اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ خاکسار مسیح موعود کی نسل میں سے تو نہیں ہے لیکن اصل ضرور ہے۔

(۴) سوال:۔۔۔ ”میں نے آپ کے خطبات بھی سنے ہیں اور جلسہ کی تقاریر میں سے بھی گزر ہوں۔ جن میں مجھے علوم ظاہری اور باطنی کی کوئی بھی شکل دکھائی نہیں دی۔“

الجواب:۔۔۔ مولانا صاحب:۔ ایک صدی قبل مخالفین کو حضرت مرزا غلام احمدؓ میں پیشگوئی مسیح موعود کی کوئی علامت نہیں ملی تھی اور وہ آپ کے متعلق بدزبانی کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ نعوذ بالله پنجابی ڈھگا مسیح موعود کیسے بن گیا؟ (تذکرۃ المہدی صفحہ ۲۲۰) اسی طرح وہ آپ کے متعلق یہ بھی کہا کرتے تھے کہ مرزا صاحب نے نعوذ بالله مالی خولیا یا جنون کی وجہ سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ جیسا کہ آپ اسی حوالہ سے اپنی کتاب ”ازالہ اوہام“ میں فرماتے ہیں:-

”دوسری نکتہ چیزی یہ ہے کہ ما لینو لیا یا جنون ہو جانے کی وجہ سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یوں تو میں کسی کے مجنون کہنے یا دیوانہ نام رکھنے سے ناراض نہیں ہو سکتا بلکہ خوش ہوں۔ کیونکہ ہمیشہ سے ناس بھلوگ ہر ایک نبی اور رسول کا بھی اُنکے زمانہ میں یہی نام رکھتے آئے ہیں اور قدیم سے ربانی مصلحوں کو قوم کی طرف سے یہی خطاب ملتا رہا ہے اور نیز اس وجہ سے بھی مجھے خوشی پہنچی ہے کہ آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو براہین میں طبع ہو چکی ہے کہ تجھے مجنون بھی کہیں گے لیکن حیرت تو اس بات میں ہے کہ اس دعویٰ میں کوئی نسے جنون کی علامت پائی جاتی ہے کون سی خلاف عقل بات ہے جس کی وجہ سے معتبر ضمین کو جنون ہو جانے کا شک پڑ گیا۔“ (روحانی خزانہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۱)

مولانا صاحب۔ آپ کا بھی وہی الیہ ہے جو ایک صدی قبل حضرت مرتضیٰ صاحبؒ کے خلاف مولویوں کا تھا۔ نہ آپ کے اندر تقویٰ ہے اور نہ ہی انصاف اور دیانتداری آپ کے پاس سے گزری ہے۔ ایک متعصب شخص جور و حانی بصیرت سے کلیۃ عاری ہوا سے بھلا خاکسار کے خطبات اور تقاریر میں علوم ظاہری اور باطنی کہاں دکھائی دے سکتے ہیں؟؟ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو الہی نظریہ Virtue is God الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے ثبوت کے طور پر بخشا ہے۔ خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں کا دوسرا حصہ اسی الہامی نظریہ پر مشتمل ہے۔ آپ پہلے بغور و فکر اس نظریے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ جب تک آپ اس نظریے کو سمجھیں گے نہیں اُس وقت تک آپ کو اس میں علوم ظاہری اور باطنی کہاں نظر آئیں گے؟

(۵) سوال: ”آپ کی گفتگو بے ربط اور رطب و یابس کا مجموعہ ہوتی ہے۔ آپ مؤکد بعد اب قسم کھا کر معااد مقرر کر کے لکھیں کہ کیا وجہ خدا تعالیٰ نے آپ کو کھڑا کیا ہے؟ اگر ایمانہ کیا تو آپ یقیناً ایک جھوٹے اور پر لے درجہ کے بے ایمان ٹھہریں گے۔“

الجواب: آپ کو واضح رہے کہ خاکسار سے پہلے بھی اسی قسم کے الزامات ہر مرسل پر لگے تھے اور قرآن کریم اسکی بار بار خبر دیتا ہے۔ جہاں تک مؤکد بعد اب قسم کھانے کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں آپ خاکسار کا قریباً چار سال پہلے کا لکھا ہوا مضمون نمبر ۳۷ ”موعود زکی غلام مسیح الزماں کی صداقت“ پڑھ لیں۔ خاکسار نے اس مضمون میں لکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنَّ زَعْمَتُمْ أَنَّكُمْ أُولَئِي أُمُورِ اللَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (الجمعہ ۷) تو کہہ دے، اے یہودیو! اگر تمہارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ تم باقی دنیا کو چھوڑ کر اللہ کے دوست ہو اور اسکی پناہ میں ہو تو اگر تم (اس دعویٰ میں) سچے ہو، تو موت کی تمنا کرو (یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مبالغہ کرو)

مولانا صاحب: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جھوٹا آدمی اپنے لیے کبھی بدُعاء نہیں کر سکتا۔ لیکن حضرت بانے جماعت علیہ السلام چونکہ صادق تھے ہذا وہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

اے قدیر و خالق ارض و سما اے رحیم و مہربان و رہنمای

اے قدر اور زمین و آسمان کے خالق خدا۔ اے راہنمائی فرمانے والے رحیم اور مہربان خدا

اے کمی داری تو برداہانظر اے کہ از تو نیست چیز مستتر

اے میرے خدا تیری دلوں پر نظر ہے۔ اے میرے خدا تجھ سے کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے

گرتومی بینی مرا پر فتن و شر گرتودیدا ستی کہ ہستم بد گہر

اگر تو مجھے فتن و شر میں بتلاء سمجھتا ہے۔ اگر تو مجھے ایک بد گہر یعنی بذات اور کمینہ دیکھتا ہے

پارہ پارہ کن من بد کار را شاد کن ایں زمرة آغیار را

تو پھر مجھے بد کار کو ٹکڑے کر کے میرے مخالفوں اور دشمنوں کو خوش کر دے

بردل شاں ابر رحمت ہاببار ہر مراد شاں بفضل خود برآر
 میرے دشمنوں کے دلوں پر رحمت کی بارش بر سا اور ان کی ہر مراد کو بھی پوری فرمادے
 آتش آفشاں بر درود یوار من دُشمنِ باش و تبہ کن کا رِ من
 میرے گھر کے درود یوار پر آگ نازل کر۔ میرے دشمنوں کو خوش اور میرے کام کو تباہ و بر باد کر دے
 درمرا آز بندگانت یافتی قبلہ من آستانت یافتی
 لیکن اگر تو نے مجھے اپنے فرمانبردار بندوں میں پایا ہے اور اپنی بارگاہ کو میرا قبلہ مقصود پایا ہے
 در دل من آں محبت دیدہ کر جہاں آں راز را پوشیدہ
 اور میرے دل میں وہ محبت دیکھی ہے جس کا بھید تو نے دنیا سے پوشیدہ رکھا ہے
 با من آز روئے محبت کا رکن اند کے افشاء آں اسرار کن
 تو پھر میرے ساتھ اسی محبت کا معاملہ کرو تو اپنی اور میری محبت کے راز سے پر دہ اٹھادے۔

مولانا فضیل ایاز صاحب:- اپنے آقا حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کی پیروی کرتے ہوئے یہ عاجزوں کی کہتا ہے کہ اے میرے خدا! تو نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ یہ عاجزوں ہی موعود زکی غلام ہے جس کی تو نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو ہوشیار پور میں چلہ کشی کے دوران اُسے بشارت بخشی تھی اور پھر آپ نے اس بشارت کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۷ء کے اشتہار میں شائع فرمایا تھا۔ بعد ازاں آپ نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں اسی موعود زکی غلام کو مصلح موعود قرار دیا تھا۔ اے میرے خدا! تو نے مجھے آگاہ فرمایا ہے کہ یہ عاجزوں ہی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے جس کی تیرے پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو بشارت بخشی تھی۔

اے میرے خدا! اگر تو نے اس عاجز کو موعود زکی غلام نہیں بنایا ہے اور یہ جو میں اپنے موعود زکی غلام اور موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم بنائے جانے کا تیری طرف منسوب کرتا ہوں۔ یہ سب کچھ میں جھوٹے طور پر شہرت اور عزت پانے کیلئے لوگوں کو دھوکہ دیتا پھر رہا ہوں۔ اے میرے خدا! اگر یہ سب اس عاجز کا بنایا ہوا جھوٹ ہے تو پھر مجھ جھوٹے انسان کو موت دیدے تاکہ دنیا میرے نفس کے شر سے محفوظ ہو جائے۔ اور اے میرے خدا! اگر میں تیری نظر میں صادق ہوں۔ میں جو لوگوں سے کہتا ہوں کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۷ء کی إلهامی پیشگوئی اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق میں وہی موعود زکی غلام اور موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ یہ سب تیری طرف سے چج ہے تو پھر اپنے امام مہدی مسیح موعود اور اپنے برگزیدہ نبی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اس عاجز کو کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتا کہ تیرے برگزیدہ امام مہدی مسیح موعود کی جماعت نہ صرف گمراہی کی دلدل سے باہر نکل آئے بلکہ تیرے پیارے دین اسلام کو غلبہ بھی نصیب ہو۔ آمین ثم آمین

حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کا اپنے دعویٰ کی صداقت کیلئے حلفیہ بیان

حضورؑ فرماتے ہیں۔ ”میں نے پہلے بھی اس اقرار مفصل ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کیسا تھا لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ میں اُس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے اُن احادیث صحیحہ میں دی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں وَ كُفِي بِإِلَهٖ شَهِيدًا۔ الرَّاقِم۔ مراza غلام احمد عفانہ اللہ عنہ وایڈ ۷، اگست ۱۸۹۹ء۔“ (ملفوظات جلد ا صفحہ ۷۲)

خاکسار کا موعود نشان رحمت، موعود زکی غلام مسیح الزماں

(مصلح موعود) اور مسیح عیسیٰ ابن مریم کی صداقت کیلئے حلفیہ بیان

”خاکسار اُس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی موعود نشان رحمت اور موعود زکی غلام ہوں جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ امام مہدی مسیح موعودؑ کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دی تھی اور میں وہی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوں جس کی آنحضرت ﷺ نے اُن احادیث صحیحہ میں خردی ہوئی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں درج ہیں وَ كُفِي بِإِلَهٖ شَهِيدًا۔ الرَّاقِم۔ عبد الغفار جنبہ عفانہ اللہ عنہ وایڈ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۲۰۰ء۔“

مجھے اپنے موعود زکی غلام ہونے کا کب اور کیسے پتہ چلا؟؟۔ تقریر کالنک دیں

(۶) سوال:۔۔۔ ”پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت ایک باعظمت شخص کو چاہتی ہے جو حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی ذات میں پوری ہو گئی۔ آپ کی تقاریر انا خود پرستی اور اپنی ذات کی پروجیکشن کے علاوہ کچھ نہیں۔“

الجواب:۔۔۔ مولانا صاحب:۔۔۔ جب وہ موعود زکی غلام (جسے اللہ تعالیٰ نے مثالی مبارک احمد بھی قرار دے دیا تھا) ملهم محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؓ کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر یہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی ذات میں کس طرح پوری ہو سکتی ہے؟؟ ہاں انہوں نے ایک نفسانی خواب کی بنایا پر ۱۹۲۳ء میں پیشگوئی مصلح موعود کے مصدقہ ہونے کا حلفاً جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور پھر اپنے جھوٹے دعوے کے ٹھیک دس (۱۰) سال بعد مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۵۲ء کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر کے بعد سورۃ الحلقۃ کی آیات (۳۵ تا ۳۸) کے مطابق مفتری علی اللہ ہونے کی سزا قطع و تین پائی تھی۔ باقی جو خامیاں آج آپ کو خاکسار کی تقاریر میں نظر آ رہی ہیں۔ خاکسار سے پہلے یہی خامیاں ہر مرسل میں اُسکے زمانے کے مولویوں اور نذہبی پنڈتوں کو نظر آئیں تھیں۔

(۷) سوال:۔۔۔ ”چند تحریرات کو جوڑنے اور ان کا اپنی مرضی کے مطابق مطلب اخذ کر لینے سے کوئی مصلح موعود نہیں بن جایا کرتا نہ اپنے آپ کو زکی غلام کہہ دینے سے کوئی زکی غلام ہو جاتا ہے۔ زکی غلام جس نے آنا تھا وہ آپ کا اور جا بھی چکا۔ آپ کہاں کے زکی ہیں۔ کیا آپ کی گذشتہ زندگی اس بات کی گواہ ہے؟ جس کو خداز کی قرار دیتا ہے اُسکے ذریعہ کلام اللہ کا شرف اور مرتبہ بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ یہ اُسکے زکی

ہونے کی دلیل ہے۔ آپ کی تو گفتگو ہی بے ربط ہوتی ہے۔ آپ سے کہاں یہ سب کچھ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ تو سلطان البیان کے غلام ہی کر سکتے ہیں جو مصلح موعود کے علم کے چشمہ سے فیض پاتے ہیں۔ پہلے اپنے آپ کو مسح موعود کی نسل اور ذریت اور ختم تو ثابت کریں۔ پھر آپ سے بات ہو سکتی ہے۔ آپ اور آپ کی ساری نسلیں اور سارے نام نہاد مطالبے قیامت تک آپ کو حضرت مسح موعود کی نسل ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ پیشگوئی میں تو صرف جسمانی نسل کی وضاحت ہے زو حافی کی نہیں۔ اور یہ بات تمام ارباب علم پر روشن اور واضح ہے اور تھی۔ اس لیے خدا نے جل شانہ کی قسم آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں کاذب ہیں کاذب ہیں۔

الجواب: ۔۔۔ جواباً گذارش ہے کہ ۔۔۔

(۱) ایک صدی قبل اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزاغلام احمد پر حضرت مسح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی وفات کا عقدہ کھول کر آپ کو مسح موعود کی پیشگوئی کا مصدق بنایا تھا تو پھر اسی طرح آج اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے حوالہ سے محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمد پر نازل ہونے والے تیرہ (۱۳) مبشر الہامات کی حقیقت کا عقدہ خاکسار پر کھول کر اس عاجز کو بھی موعود زکی غلام مسح الزماں (مصلح موعود) بنایا ہے۔

(۲) خاکسار کہاں پیدا ہوا؟ کن لوگوں میں خاکسار نے اپنا بچپن، جوانی گزاری ہے؟ آپ جا کر ان لوگوں سے خاکسار کے اخلاق اور کردار کے متعلق پوچھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ خاکسار کی سیرت میں آپ کو ڈھونڈنے سے بھی کوئی کمزوری یا بدکرداری نہیں ملے گی۔ آپ یا جماعت احمد یہ قبرستان بیشک کسی انسان کو کچھ پیسے دے دلا کر خاکسار پر کوئی الزام لگاؤ کر دیکھ لیں۔ میں آپکے نام نہاد اور بدکار مصلح موعود مرزاشیر الدین محمود احمد کی طرح یہ مطالبہ نہیں کروں گا کہ مجھ پر لگائے گئے الزام کیلئے بطور ثبوت چار گواہ لاو۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کے جھوٹے الزام کو میدان میں کھڑے ہو کر حلف موئدہ بعد اب کیسا تھرڈ کروں گا۔

(۳) خاکسار اپنے اس مضمون کے شروع میں قطعی دلائل کیسا تھا یہ ثابت کر آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمد کیسا تھا لڑ کے کی طرح زکی غلام کے سلسلہ میں کوئی ایسا وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ ”وہ زکی غلام تیرے ہی ختم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا۔“ اگر آپ ایسا ثابت کر دیں تو میں آپ کو منہ ما نگا انعام دوں گا بلکہ آپ کو ایک ملین امریکی ڈالر بطور انعام دینے کیسا تھا ساتھ اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسح الزماں پر بھی نظر ثانی کروں گا۔ لیکن آپ کیا آپ کی جماعت احمد یہ قبرستان قیامت تک بھی زکی غلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ثابت نہیں کر سکتی کہ ”وہ زکی غلام تیرے ہی ختم سے تیری ہی ذریت نسل ہوگا۔“ اے بے علم مولوی جب وہ موعود زکی غلام محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمد علیہ السلام کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جناب مرزاشیر الدین محمود احمد اپنے دعویٰ مصلح موعود میں قطعی طور پر **کاذب تھا کاذب تھا کاذب تھا**۔

مولانا صاحب:- جس قوم یا جن لوگوں میں اللہ تعالیٰ اپنا مرسل مبعوث فرمایا کرتا ہے۔ وہ لوگ سچے مذہب کو اپنی خواہشوں کے مطابق ڈھال کر خدا کے نام پر ہی خدا تعالیٰ کے نمائندے بن کر (اور اپنے خود ساختہ مذہب کو خدا تعالیٰ کا مذہب بنانے کر) بیٹھ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی جماعت میں اکثریت تقویٰ سے خالی اور دکھاوے کے طور پر مذہبی ہوتی ہے۔ ان میں بعض ایسے متکبر اور مشرکانہ ذہنیت رکھنے

والي لوگ بھی شامل ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں پسند نہیں فرماتا کہ ایسے سفلہ مزاج اور سوء ظن کی طرف جلد جھکنے والے مامور من اللہ کی پاک جماعت میں شامل ہوں۔ جیسا کہ حکم وعدل حضرت امام مہدی مسیح موعود فرماتے ہیں:-

”یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئیوں اور نشانوں کو اس طور سے ظہور میں لاتا ہے کہ وہ ایک خاص طائفہ کیلئے مفید ہوں جو اسکے کاموں میں تدبیر کرنیوالے اور سوچنے والے اور اُسکی حکمتیوں اور مصالح کی تہہ تک پہنچنے والے اور عقل مند اور پاکیزہ طبع اور لطیف افہم اور زیرک اور متقی اور اپنی فطرت سے سعید اور شریف اور نجیب ہوں اور اس طائفہ کو وہ باہر رکھتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز اور سطحی خیالات والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوء ظن کی طرف جلد جھکنے والے اور فطرتی شکاوتوں کا اپنے پردا غرکھتے ہیں۔ وہ نافہموں کے دلوں پر جس ڈال دیتا ہے یعنی کچھ پرده رکھ دیتا ہے تب انکو نور ایک تاریکی دکھائی دیتا ہے اور اپنی آرزوں کی پیروی کرتے ہیں اور انکو چاہتے ہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ کی اس فعل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ خبیث کو طیب کے ساتھ شامل نہ ہونے دے اور اپنے نشانوں پر ایسے پردے ڈال دے جو ناپاک طبع کو پاک کیسا تھہ شامل ہونے سے روک دیں اور پاک طبع لوگوں کا ایمان زیادہ کریں اور علم زیادہ کریں اور معرفت زیادہ کریں۔ اور صدق و ثبات میں ترقی دیں اور انکی زیرکی اور حقائق شناسی دنیا پر ظاہر کریں اور انکو اس کرشمان اور بے عزتی سے محفوظ رکھیں جو اس حالت میں متصور ہے۔ کہ جب ایک کچھ طبع اور سفلہ خیال اور نفس پرست اور نادان انکی جماعت میں شامل ہو جائے اور انکے ہم پہلو جگہ لے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے جو اسکی جماعت کے آب زلال کیسا تھہ کوئی پلید مادہ نہ مل جائے۔ اس لیے وہ ایسی خصوصیت کیسا تھا اپنے نشانوں کو ظاہر کرتا ہے کہ جس خصوصیت سے غمی اور ناپاک طبع لوگ حصہ نہیں لے سکتے۔ اور صرف اس رفع الشان نشان کو رفع الشان لوگ دریافت کرتے ہیں۔ اور اپنے ایمان کو اس سے زیادہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ قادر تھا کہ کوئی ایسا نشان مطابق اُسکو مشاهدہ کر لیتے مگر درحقیقت نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ ہوگا اور اگر کبھی ایسا ہوتا اور ہر ایک کچھ فطرت اپنی خواہشوں کے دکھاتا کہ تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت انسان جو صدھا نفسانی زنجیروں میں مبتلا ہیں بدیہی طور پر اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق اُسکو مشاهدہ کر لیتے تو گو خدا تعالیٰ تو ایسا نشان دکھلانے پر قادر تھا اور اس بات پر قدرت رکھتا تھا کہ تمام گردنیں اس نشان کی طرف جھک جائیں دیکھ کر تسلی پا لیتے تو گو خدا تعالیٰ ایمان بالغیب پر اپنی بنارکھتی ہے اور تمام مدارنجات پانے کا ایمان بالغیب پر ہے وہ نشان حامی ایمان نہیں ہو سکتا تھا۔ بلکہ ربانی وجود کا سارا پرده کھول کر ایمانی انتظام کو بکلی بر باد کر دیتا اور کسی کو اس لاکن نہ رکھتا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر ثواب پانے کا مستحق رہے کیونکہ بدیہیات کا مانا ثواب کا موجب نہیں ہو سکتا۔“ (رخ جلد ۹ صفحات ۲۰-۲۱)

الہذا مولا ناصاحب خاکسار کی تحریروں اور تقریروں میں کیڑے نکالنے اور اس عاجز پر بے جا اور فضول اعتراض کرنے کی بجائے پہلے تقویٰ کی باریک را ہوں پر قدم مارتے ہوئے اپنے نفس کا محاسبہ کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو انشاء اللہ ہدایت سے محروم نہیں ہونگے۔

خاکسار عبد الغفار جنبہ کو اپنے موعود کی غلام ہونے کا کیسے اور کب پتہ چلا؟؟؟

اِختتامیہ یا حاصل کلام

اے بے علم مولوی:- آپکے خود ساختہ مصلح موعود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے بمقام لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۳۷ء کو احمدی اور غیر احمدی سامعین کو مناسب کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ:- ”میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ إِنَّ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ اے محمود! میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے قیام ہوں گے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے مانے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہو گیا، [اس وقت دنیا میں اسلام کا کیا حال ہے؟ ہم تو دین اسلام سے ہی باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ناقل] اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے مانے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب آگے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا۔“ (میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصدقہ ہوں جحوالہ انوار العلوم جلد ۷ صفحہ ۲۳۳)

اے جماعت احمد یہ قبرستان کے مردود طاعونی چو ہے:- میں بناں گ بلند حلفاً کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنے دعویٰ مصلح موعود میں قطعی طور پر کاذب تھا۔ اگر آپ سمجھتے ہیں مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنے دعویٰ مصلح موعود میں صادق تھا۔ تو پھر آپ کی محبت اور آپ کا ایمان آپ سے تقاضا کرتا ہے کہ آپ نہاد خلیفہ ثانی صاحب کے مذکورہ بالا اعلان کی لاج رکھتے ہوئے اور اُسے مفتری علی اللہ ہونے سے بچانے کیلئے مناظرہ اور مبایلہ کے ذریعہ خاکسار کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنے قبرستان کے موجودہ والی مرزا مسرو احمد کو میدان میں لائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جماعت احمد یہ قبرستان کا کوئی والی اور کوئی مولوی بھی میرا مقابلہ کرنے کیلئے قیامت تک میدان میں نہیں آئے گا کیونکہ یہ سب جانتے ہیں کہ احمد یہ قبرستان اور بلاۓ دمشق کا بانی مبارکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنے دعویٰ مصلح موعود میں قطعی طور پر کاذب ہوتے ہوئے ایک مفتری علی اللہ تھا۔

ترے منکروں سے اے جاہل! مرفقہ انصاصاً نہیں ہرگز کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے
خدا رُسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

مردحق کی دعا

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجرد صدی پانز دہم)

مورخہ ۲۲ راپریل ۱۹۶۸ء

☆☆☆☆☆☆☆

Love For All,Hatred For None

mohtaram abdalghaffar janba sahib
assalamo man ittabal huda

Ap ne zaki ghulam hone ka dawa kar rakha hei jo quraan kareem kee aayat ke hee khilafa hei.
kioonkeh

peshgoi musleh mauood ka aap misdaq thehhar hee naheen sakte.

1- is lie keh

peshgoi ke alfaaz is ke mutahmmal hee naheen

2-yeh peshgoi jitnee martaba bhee poori ho gee woh masieh mauood kee jismani nasal mein ho gee.

3- App nah to maseeehe nmauood kee nasal hein naa asal hein.

4- mein ne aap ke khutbaat bhe sune hein aur jalsa kee taqareer mein se bhee guzra hoo. jin mein mujhe oloome zahiree aur batnee kee koi bhee shakal dikhaee neheen deee.

5- Aap kee guftgoo be rabat aur ratbo yabis ka majmooa hotii hei. Aap muakkad ba azab qasam kha kar meeaad muqarra kar ke ke likhen keh kaya waqee khuda taaala ne Aap ko khara kiya hei? agar aisa nah kiya to aap yaqeena aik jhoote aur parle darja ke beimaan thehren ge.

6- Peshgoi muleh mauood kee azmat aik ba azmat Shakhs ko chahtee hei jo Hazrat musleh mauood Hazrat mirza bashirurdin mahmood ahmad raziallaho anho kee zaat mein poori ho gaee. kee taqareer ana khud parasti aur apnee zaat kee projection ke ilawa kuch naheen.

7- chand tahreearat ko jorne aur un ka apnee zaroorat ke mutabaq matlab akhaz kar lene se koi musleh mauood naheen ban jaaya kartana apne aap ko zakee ghulam keh dene se koi zaki ho jata hei. Zaki ghulam jis ne aana tha woh aa chuka aur jaa bhee chuka aap kahan ke zaki hein kaya aap kee guzashta zindagiee is baat kee gawah hei? jis ko khuda zaki qarar deta hei us ke zareea kalamullah ka Sharf aur mrtaba bhee zahir karta hei kionke yeh us ke zakee hone kee daleel hei Aap kee to guftgoo hee be rabt hotee hei aap se kahan yeh sab kuch zahir hona hei. yeh to sultaun bayan ke ghulam hee kar sakte hein jo musleh mauood ke ilam ke chashma se faiz paate hein. pehle apn aap ko maseehe mauood kee nasl aurzurriyyat aur tukhm to sabit karen.

phir aap se baat ho saktee hei. aap aur aap kee sari naslen aur sare naam nahad muttabe qayamat tak aap ko hazrat masih mauood kee nasal sabit naheen kar sakte kioonkeh peshgoi mein to sirf jismani nasl kee wazahat hei roohani kee naheen. aur yeh bat tamam arbabe ilm par roshan aur wazeh hei aur thee. Is lie Khudae jalla Shanahoo kee qasm aap apne dawe mein **kazib hein kazib hein kazib hein.**

wassalam

fuzail Ayaz ahmad
murabbie silsila ahmadiyya

Rabhwah

محبت سب کیلئے، نفرت کسی کیلئے نہیں

محترم عبدالغفار جنبه صاحب

السلام من اتبع المهدی

آپ نے زکی غلام ہونے کا دعویٰ کر رکھا ہے جو قرآن کریم کی آیات کے ہی خلاف ہے۔ کیونکہ پیشگوئی مصلح موعود کا آپ مصدق ٹھہر ہی نہیں سکتے۔

(۱) اس لیے کہ پیشگوئی کے الفاظ اسکے متحمل ہی نہیں۔

(۲) یہ پیشگوئی جتنی مرتبہ بھی پوری ہو گی وہ مسح موعود کی نسل میں ہو گی۔

(۳) آپ نہ تو مسح موعود کی نسل ہیں نہ اصل ہیں۔

(۴) میں نے آپ کے خطبات بھی سنے ہیں اور جلسہ کی تقاریر میں سے بھی گزرا ہوں۔ جن میں مجھے علوم ظاہری اور باطنی کی کوئی بھی شکل دکھائی نہیں دی۔

(۵) آپ کی گفتگو بے ربط اور طب و یابس کا مجموعہ ہوتی ہے۔ آپ موگد بعد اذاب قسم کھا کر معیاد مقرر کر کے لکھیں کہ کیا وحی خدا تعالیٰ نے آپ کو کھڑا کیا ہے؟ اگر ایسا نہ کیا تو آپ یقیناً ایک جھوٹے اور پر لے درجہ کے بے ایمان ٹھہریں گے۔

(۶) پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت ایک باعظمت شخص کو چاہتی ہے جو حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد گی ذات میں پوری ہو گئی۔ آپ کی تقاریر آنا خود پرستی اور اپنی ذات کی پرو جیکشن کے علاوہ کچھ نہیں۔

(۷) چند تحریرات کو جوڑنے اور انکا اپنی مرضی کے مطابق مطلب آخذ کر لینے سے کوئی مصلح موعود نہیں بن جایا کرتا تھا اپنے آپ کو زکی غلام کہہ دینے سے کوئی زکی غلام ہو جاتا ہے۔ زکی غلام جس نے آنا تھا وہ آچکا اور جا بھی چکا۔ آپ کہاں کے زکی ہیں۔ کیا آپ کی گذشتہ زندگی اس بات کی گواہ ہے؟ جس کو خدا از کی قرار دیتا ہے اُسکے ذریعہ کلام اللہ کا شرف اور مرتبہ بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ یہ اُسکے زکی ہونے کی دلیل ہے۔ آپ کی تو گفتوں ہی بے ربط ہوتی ہے۔ آپ سے کہاں یہ سب کچھ ظاہر ہونا ہے۔ یہ تو سلطان البیان کے غلام ہی کر سکتے پر یہ مصلح موعود کے علم کے چشمہ سے فیض پاتے ہیں۔ پہلے اپنے آپ کو مسح موعود کی نسل اور ذریت اور تختم تو ثابت کریں۔ پھر آپ سے بات ہو سکتی ہے۔ آپ اور آپ کی ساری نسلیں اور سارے نام نہاد مطالبے قیامت تک آپ کو حضرت مسح موعود کی نسل ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ پیشگوئی میں تو صرف جسمانی نسل کی وضاحت ہے روحانی کی نہیں۔ اور یہ بات تمام ارباب علم پر روشن اور واضح ہے اور تھی۔ اس لیے خدائے جل شانہ کی قسم آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں کاذب ہیں کاذب ہیں۔ والسلام

فضیل ایاز احمد

مربی سلسلہ احمدیہ

ربوہ



[Dated 07.03.2016]